جہاد

ہندوستان جب کہ علم وعقل کی ترقی ہوئی۔ اور تہذیب کا چرچا عام آزادی سے پھیلنے لگا۔ دین
یا نیچر کو تمام تعلیم یافتہ لوگ نہایت حقارت کی نگاہ سے دیکھنے اور اوسکے دعادی پر اعتراض کرنے لگے
اس پر بعضے نیچری خیال کے محمدی عوض اس کے کہ بطالت سے دست کش ہوکر صداقت کیطرف
متوجہ ہوتے۔ اولٹی یہہ بیجا اور بے سود کوشش کر رہے ہین۔ کہ اسلام نے جہاد کبھی نہین
کیا۔ کبھی کوئی قوم جبراً مسلمان نہین کی گئی۔ کبھی کوئی مندر اسلامیون نے نہین توڑا
یا کسی مندر مین گائے ذبح نہین کی گئی۔ کبھی غیر مذہب کی عورتون یا بچون کو جبراً
و مذہباً مسلمان نہین کیا۔ اور بغیر نکاح کے اونکے ساتھ (کنیزک و غلام سمجھ) بدمعاشی کے
مرتکب نہین ہوئے۔ ہم نے ان چھوٹے ہ رسالوں مندرجہ حاشیہ مین اس ایک ہی مضمون
کو نہائیت غور سے پڑھا۔ اور اونکے دلائیل کو بہی راستی سے مطالعہ کیا۔ سب سے زیادہ
سرسید صاحب نے لگایا ہے۔ اور باقیون نے عموماً اونکے مضمون کو نقل کرکے ہین
کہین کم و بیش بنایا ہے۔ یہہ صدی کیا مبارک ہے۔ کہ خود مسلمان بھی جہاد سے انکار کرنے لگے

مولوی لاردین صاحب نے کتاب مقدمہ فصل الخطاب مین اور مولوی غلام نبی صاحب نے مسئلہ جہاد مین اور مولوی محمد حسین نے
تردید ہی جہاد۔ اور سید احمد خان صاحب نے تہذیب ۴ ویلیہ ۵ و تفسیر۔ اور خلیفہ صاحب ۶ نے اپنے رسالہ مین اس کے مخفی کرنے مین بہت ہی کوششین کی ہین

لیکن افسوس ہے تو یہ ہے کہ وہ قرآن سے کوشش کرتے ہین - قران کے چہرہ سے صرف یہی ایک جہادی داغ دور کرنے کی کوشش نہین کرتے - بلکہ فرشتوں کا انکار - معجزوں کا انکار - آسمانوں کا انکار - بہشت و دوزخ کا انکار - جنوں کا انکار - عیسےٰ کے بے پدر ہونے کا انکار - ایک آدم سے کُل آدمیوں کے پیدا ہونے کا انکار - غرضیکہ قران سے تمام اعتراض کی باتین نکال کر کوشش کر رہے ہین - کہ اوسکو مذہب ہندوستانی بنائین - مگر افسوس

بیت
کوشش بیفائدہ است وسمہ برابروئے کور

قُرآن سے یہ باتیں دور ہونی بمنزلہ اِس کے ہیں - کہ قُرآن - قُرآن نہین رہتا - اور کسی مُجدی کی یہ طاقت بھی نہیں - کہ مکّہ کے مسندر یا مدینہ کی زیارت کے اندر کھڑے ہوکر کسی ایکبات کو موںھ سے نکالے - یا روم - افغانستان اور مصر میں کوئی بات کہہ سکے گورنمنٹ انگریزی کی عدالت کا زمانہ ہے - شیر و بکری کا ایک گھاٹ پر ٹھکانہ ہے یہ داغ نہین بلکہ قُرآن کا حلیہ ہے - اسکے مٹنے سے قُرآن - قران نرہیگا - پارسیوں یعنی دیو ام و ہنڈون کی کتابوں کا دُزدیدہ بیان ہو جائے گا -

لطیفہ - ایک نیچری سے کسی نے پوچھا کہ آپ ولائیت گئے تھے - کیا مکّہ کا حج بھی کر آئے - ؟ جواب مین فرمایا کہ مین مکّہ سے بڑھکر کام کر آیا ہون (یعنے ملکہ کو سلام کر آیا) - بیشک مکہ سے ملکہ مین ایک لام زیادہ ہے -

بیت
پارسایان روئے در مخلوق پشت بر قبلہ میکنند نماز * آنکہ چون پستہ دیدمش ہمہ مغز * پوست بر پوست ہست ہمچو پیاز * *

اسلام جطرح دنیا میں پھیلا - اور جس چیز کے زور سے اوسکی اشاعت ہوئی - اوسکا نام جہاد ہے جسکو اصطلاح احمدیہ مین غزا بھی کہتے ہین اور اوسکا مرتکب غازی کہلاتا ہے اور یہی آیہ،

ل جہاد ۶ کفار سے لڑنا - کافرون سے لڑنا - کریم اللغات
غزا ۶ جہاد - لڑائی کفار سے کریم اللغات - باب غ ر
غازی ۶ قتل کرنیوالا - کفار کا جنگ مین ، ،، ،،
غزو ۶ جہاد - لڑنا مسلمانون کا کفار سے واسطے مذہب کے ، ،، ،،
غنیمت ۶ مال لوٹ کا لوٹ - ، ،، ،،
غنائم ۶ جمع غنیمت ، ،، ،،

غنیم ۶ لوٹنے والا - لوٹیرا دشمن - کریم اللغات باب ر
جہاد - بالکسر با کفار کارزار کردن - از کشف اللغات
غزو - بالفتح قصد کردن و بجنگ کسی برفتن الیضاً
غزاة بالفتح غزا کنندگان واو جمع غازی است الیضاً
جہاد - بالکسر اوّل با کفار کارزار کردن از منتخب
جہاد اصغر باصطلاح مومنان جنگ کردن با کافران از غیاث

جسکی خوفناک حرکت سے کروڑہا آدمی راستی سے منحرف کئے گئے - چونکہ اس مسلہ نے دین احمدی کا رُکنِ اعظم ہوکر دنیا مین بڑا سخت طوفانِ بے تمیزی مچایا ہے - بلکہ ہر ایک محمدی کے دل مین اس آتش جہالت کو مشتعل کرکے شہادت وبھشت کے تیل سے بھڑکایا +

بنابران ہم نہائیت ضروری سمجھتے ہین - کہ اسکی مفصل کیفیت قرآن وحدیث وکتبِ تواریخ سے عام وخاص پر ظاہر کرین - اے پرماتما ست کا پرکاش کر اور است کا ناش -

باب اول قران سے

نمبر۱ - سورۃ انفال - یاایھا النبی حرض المومنین علی القتال ان یکن منکم عشرون صابرون یغلبوا مائتین وان یکن منکم مائۃ یغلبوا الفا من الذین کفروا بانھم قوم لا یفقھون

ترجمہ - اے پیغمبر شوق دلا مسلمانوں کو قتال کا - اگر ہون تمہارے بیس آدمی صبر کرنیوالے غالب ہونگے دوسو آدمی پر - اگر ہون تمہارے سو آدمی غالب ہونگے ہزار آدمی پر کافرون سے اس سبب سے - کہ وہ گروہ ہین جو نہین سمجھتے "

پہلے یہہ آیت نازل ہوئی - لیکن مسلمان مقابلہ کفار پر نہ ٹھہر سکے اور روبفرار ہوئے بنابران خدائے قرآنی کو بھی اپنی سہو سے اقرار کرنا پڑا - اسیواسطے شاہ ولی اللہ صاحب ترجمہ قران کے حاشیہ پر لکھتے ہین "کہ چون این آیت نازل شد واجب گشت ثبات باده چندان کفار - بعد ازان منسوخ شد بوجوب ثبات در مقابلہ دو چندان" - (دیکھو صفحہ ۱۷۵ نولکشور سنہ ۱۲۸۹ھ)

اب وہ آیت جس نے اس نمبر۱ کو منسوخ کیا یہہ ہے -

نمبر۲ - سورۃ انفال - الئٰن خفف اللہ عنکم وعلم ان فیکم ضعفا فان یکن منکم مائۃ صابرۃ

غزا بفتح با دشمن دین جنگ کردن - از صراح وغیاث

[14] غزات بفتح اول وزا معجمہ مخف والف فوقانی جمع غازی کہ قاتل کفار باشد - از غیاث - [15] غزوات بفتحات - جمع غزوہ - [16] غزوہ بالفتح جنگ مومنین باکفار بجہت اسلام بشرطیکہ رسول علیہ السلام یا امام وقت دران جنگ ہمراہ باشد واگر جنگ مومنین کفار بسرکردگی امام وقت نباشد آنرا سریہ گویند از غیاث [17] سریہ بالفتح اول وکسر ثانی وتشدید تحتانی لشکریکہ زیادہ از پنجکس باشد تا چہارصد کس باصطلاح اہل حدیث لشکریکہ حضرت رسالت پناہ خود بذات مقدس درآن نباشد وسرگردگی یکی از اصحاب باز منتخب موید ولطایف وغیاث - [18] جہاد اصغر کنایہ از مقابلہ وجنگ کردن باکفار باشد از برہان قاطع ، [19] غازی درعربی کسی را گویند کہ بجہت ثواب با اعداء دین حرب کند از برہان قاطع ، [20] غزوات جمع غزات وغزا لڑائی جنگ کافرون کے برخلاف حملہ کرنا فتح ، [21] جہاد جنگ بخلاف کفار جہاد اکبر جو کل کفار دنیا کی خلاف ہو

(دیکھو [illegible] صفحہ ۳۵۲)

یغلبوا مائتین و ان یکن منکم الف یغلبوا الفین باذن الله والله مع الصابرین ؎
ترجمہ۔ اب (پہلے حکم کو) خدا نے سبک (تخفیف) کر دیا تمہارے سر سے۔ اور جان لیا خدا نے (کہ تمہارے مین کمزوری ہے۔ پس اگر ہوں تمہارے سو آدمی صبر کرنے والے غالب آوین دو سو پر۔ اور اگر ہوں تمہارے سے ہزار آدمی۔ غالب آوین دو ہزار پر خدا کے حکم سے اور خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اس پر شاہ ولی اللہ صاحب حاشیہ چڑھاتے ہین "صحابہ از اسیران بدر فدا گرفتہ باجتہاد خویشتن و مرضی نزدیک خدا تعالےٰ قتل این جماعت بود۔
لیکن چون بنص صریح ممنوع نشدہ بودند عفو فرمود" (صفحہ ۱۷۵ ۱۲۸۹ فارسی قران
جنگ بدر مین جب لوٹ مار بہت کر چکے۔ اور صدہا آدمیوں کو قتل و قید کرنیکے بعد بہت سا مال واسباب جمع کیا تب خدا فرماتا ہے۔

نمبر ۳ سورۃ انفال۔ یاایہا النبی قل لمن فی ایدیکم من الاسریٰ ان یعلم اللہ فی قلوبکم خیرا یؤتکم خیرا مما اخذ منکم و یغفر لکم واللہ غفور رحیم۔
ترجمہ۔ اے پیغمبر کہو اون قیدیوں سے جو تمہارے ہاتھ میں ہیں۔ کہ اگر جانے خدا تمہارے دل میں نیکی یعنے ایمان محمدی۔ تو بیشک دیگا تمکو بہتر اوس (مال واسباب) جو تمہارا لیا گیا ہے۔ اور تمکو معاف بہی کر دیگا۔ اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔
اور لوٹ کے مال کی بابت خدا کہتا ہے۔ فکلوا مما غنمتم حلالاً طیباً۔
ترجمہ۔ کہاؤ لوٹ کے مال سے حلال پاکیزہ یعنے وہ تمہارے واسطے بہت ہی اول درجہ کا حلال ہے = سچے مسلمانوں کی خدا تعریف قران مین اسطرح اور ان الفاظ سے کرتا ہے۔

نمبر ۴۔ سورۃ انفال۔ والذین آمنوا وہاجروا وجاہدوا فی سبیل اللہ۔ والذین اووا ونصروا اولیٰئک ہم المومنون حقاً لہم مغفرۃ و رزق کریم
ترجمہ۔ اور جو لوگ ایمان لائے۔ اور ہجرت کی۔ اور جہاد کئے۔ خدا کے راستہ مین (یعنے دین محمدی کی پہیلانے کی خاطر) اور جنہوں نے جہادیون کو جگہ دی

اور اونکی (روپیہ وغیرہ سے) مدد کی - ایسے آدمی وہی ہین جو سچے مسلمان ہین - انہین کیواسطے معافی ہے اور نیک روزی - (اور اس سے اگلی آئیت مین بھی اون لوگون کو جو آئیندہ دین اسلام کیخاطر جہاد کرین یا کرینگے انکو بھی سچے مسلمانون مین سے شمار کیا ہے) پھر خدا اور جگہہ بھی مسلمانون کی تعریف کرتا ہے - تاکہ وہ جہاد کرنیمیں دل و جان سے ہمت کرین اور دینِ محمدی پھیلاوین چنانچہ وہ آئیت یہہ ہی

نمبرہ سورۃ مائدہ اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکفرین یجاھدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم ذالک فضل اللہ

ترجمہ - (مسلمان لوگوں کی تعریف یہہ ہے گویا ایک قسم کا حلیہ) وہ تواضع کرنی والے ہین مسلمانون پر - سختی کرتے ہین کافرون پر جہاد کرتے ہین خدا کے راستے مین اور ملامت کرنیوالون کی ملامت سے نہین ڈرتے - یہہ خدا کی [illegible]ئش ہے -

سورت توبہ فاذا انسلخ الاشہر الحرام فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموھم وخذوھم واحصروھم واقعدوا لھم کل مرصد فان تابوا واقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ فخلوا سبیلھم ان اللہ غفور رحیم

ترجمہ - پس جب ممانعت کے (یعنے حرام) مہینے گذر جاوین - تب قتل کرو مشرکون کو جس جگہہ پاؤ - پکڑو انکو اور قید کرو اونکو - اور بیٹھو واسطے قتل یا گرفتاری اونکی کے کمینگاہون مین یعنے چھپ کر (غرضیکہ جس حیلہ حوالہ مکر و فریب سے ہو سکے پکڑو مارو - قید کرو) والبتہ ایک شرط پر رہائی بھی ہے اور وہ یہہ ہے (کہ اگر وہ اپنے دین سے) توبہ کرین اور نماز پڑہین - اور زکوۃ دین - تب اونکو بغیر قتل کرنیکے چھوڑ دو (غرضیکہ بغیر مسلمان کرنے

* جہادیوں کا ایک بڑا گروہ جو ہندوستان سے بہاگ کر ایک عرصہ دراز سے حد پشاور پر متصل بونیر کے مقیم ہے اور جن میں اب اگرور کے مہم میں صدہا واصل جہنم ہوئے - ہزاروں مسلمان ہندوستان کے مبلغان سے اونکی بموجب قران کی اسی ہدائیت کے امداد کیا کرتے ہیں جو ایک اظہر من الشمس بات ہی -

یا قتل کر نیکے مت چھوڑ دو، تحقیق خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

توبہ وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتی یسمع کلٰم اللہ ثم ابلغہ مامنہ ذالک بانھم قوم لا یعلمون

ترجمہ ۔ اور اس سے آگے کچھ عرصہ سوچ کر بھی ایمان لانے کی بحالت قید رہنے کی اجازت دی، کہ کوئی مشرکوں سے اگر امان مانگے۔ تو اوسکو امان دے۔ تاکہ وہ قران کو سُنے۔ جب سُن چکے۔ تو اوسکو پہونچا دے لشکرگاہ+ اسلام مین۔ اور یہہ اسواسطے ہے۔ کہ وہ لوگ قران سے ناواقف ہین۔

سورت توبہ ۲ وطعنوا فی دینکم فقاتلوا ائمۃ الکفر

ترجمہ ۔ جو لوگ اعتراض یا طعنہ کرتے ہین تمہارے دین پر، پس قتل کرو ایسے بڑے کافرونکو

توبہ ۔ ان کنتم مومنین قاتلوھم یعذبھم اللہ بایدیکم ویخزھم وینصرکم علیھم

ترجمہ ۔ اگر تم مسلمان ہو تو جنگ کرو اونکے ساتھ تا خدا تمہارے ہاتھون اونہین عذاب دے اور اونکو رسوا کرے ۔ اور تمکو فتح دے۔

سورت توبہ ۹ یاایھا النبی جاھد الکفار والمنٰفقین واغلظ علیھم وماوٰھم جھنم

ترجمہ ۔ اے پیغامبر جہاد کر کافرون سے اور جہاد کر منافقون سے ۔ اور سختی کر اونپر اور جگہ اونکی دوزخ ہے۔ اس پر شاہ ولی اللہ صاحب حاشیہ چڑھاتے ہین کہ "جہاد کن بسیف و سختی کن بزبان" ۱۸۷ ۔ نولکشور

توبہ ۔ ان اللہ اشترٰی من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ ویقتلون وعدًا علیہ حقًا

ترجمہ ۔ تحقیق خدا نے خرید لیں مسلمانوں کی جانیں اور اونکا مال بعوض اس کے کہ اونکو بہشت دیگا دکن لوگون کو، اونکو جو جنگ کرتے ہین خدا کے راستے مین

+ کوئی غلطی نہ کھاے۔ مامنہ کے معنے قیدی کا گھر نہین بلکہ بالضرور لشکرگاہ (جہادنی) اسلام ہے جہان اونکو تا ایمان لانے کے قتل ہونے سے امن ہو۔ یا مسلمان ہوکر لوگون کے قتل سے امن ہو کیونکہ جہاد کیوقت مین سوائے مسلمان ہونے یا قتل ہونیکے کوئی امن کا سامان قران مین نہین ہے ٭

پس قتل کرتے ہین اور قتل ہو جاتے ہین بموجب سچے وعدہ خدا کے (یعنے حور و غلمان بہشتی کیخاطر)

فاضل محقق شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی فرماتے ہین "در جہاد عہد کردہ و قسم خوردہ - دغا کردن بہ سبب آلنست کہ کافران من بعد قول ایشا نرا معتبر ندانند و بایشان محبت ندارند بلکہ مسلمانان در شبہ افتند (صفحہ ۲۵۹ نولکشور

توبہ ۱۱ یا ایہا الذین آمنوا قاتلوا الذین یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظۃ واعلموا ان اللہ مع المتقین

ترجمہ - اے مسلمانوں جو کافر تمہارے نزدیک ہین اونکے ساتھ قتال کرو اور چاہیئے کہ کافر لوگ تمہارے مین غلاظت یعنے بیرحمی یا سختی پاوین اور جانو - کہ خدا مسلمانون کے ساتھ ہے

توبہ ۱۲ یجاھدون باموالھم وانفسھم واللہ علیم بالمتقین

ترجمہ - جو جہاد کرتے ہین اپنے مال سے اپنی جان سے (ایسے ہی) پرہیزگارونکو خدا جانتا ہے)

توبہ ۱۳ لقد نصرکم اللہ فی مواطن کثیرۃ ویوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئا وضاقت علیکم الارض بما رحبت ثم ولیتم مدبرین

ترجمہ - تحقیق فتح دی تمکو خدا نے بہت جگہ مین اور حنین کے روز بھی - جب تعجب دلایا تمکو - تمہاری کثرت نے - پس دفع نکیا اوس زیادتی نے تمہارے سے کچھ چیز کو اور تنگ ہوئی تمہارے پر زمین باوجود اوسکی فراخی کے - پس تم بہاگے پشت دیکر - لکھا ہے غزوہ حنین[۱] مین باوجود کثرت امدادِ ملایک کے محمدؐ نے یکبارگی شکست کہائی - اکثر مسلمان زخمی ہوئے اور چار شہید ہوئے (دیکھو مدارج النبوۃ جلد دوم)

[۱] حنین بالضم و فتح نون نام موضع ایست میان مکہ و طائف - کہ درانجا محمدؐ با مخالفین خود جنگ کردہ و شکست خوردہ ۱۲

جنگِ اُحد کی بابت شیخ عبدالحق لکھتا ہے کہ جنگ احد مین جب لشکر اسلام نے شکست کہائی۔ ایک گروہ قریش محمد کی طرف آیا۔ اور چارونطرف سے گہیر لیا۔ علی سے حفاظت کی التجا کی۔ جس نے اچھی طرح شجاعت دکہلائی۔ اور جبرئیل و میکائیل بہی امداد کیواسطے موجود تھے۔ مگر ۷۰ مسلمان مارے گئے۔ خود محمد صاحب زخمی ہوئے۔ اور گڑہون مین پڑ گئے۔ دانت بہی کافرون کی ضرب سے شہید ہوئے" دیکہو مدارج النبوۃ
پہر اور ایک فاضل مورخ فرماتا ہے "کہ جنگ احد مین دشمن یعنے کافر لوگ مورچہ خالی دیکہکر سوارونکو سمیٹ فوج اسلام کے عقب آپڑے حضرت امیر حمزہ اور عبداللہ بن جبیر دو نامی سردار داصحاب شہید حضرت علی وحضرت عمر وحضرت ابوبکر مجروح ہوئے۔ ایک دبہادر اور شجاع اور نیک بخت) عورت سپہ سالار لشکر کفار نے (جسکا نام ہندہ بنت عتبہ زوجہ ابوسفیان بہادر علیہ الرحمت ہے) امیر حمزہ کا جگر چیر کر چبایا۔ اور مسلمان مقتولوں کے گوش و بینی کاٹ کر اونکے ہار بناکر گلے مین پہنے" (مفصل دیکہو زرقانی بر مواھب لدنیہ جلد دوم صفحہ ۶۰ و ۶۱) اور یہی ذکر مولوی نورالدین نے فصل الخطاب مین بہی کیا ہے (دیکہو باب جہاد)
جنگ بدر[۲] کی بابت مورخ یون کہتے ہین۔ "خدا نے محمد صاحب سے وعدہ کیا تھا۔ مگر کثرتِ فوجِ مخالف سے محمد صاحب گہبرا رہے تھے۔ ابوبکر نے تسلی دی۔ سعاد بن معاذ نے بہی تسلی دی۔ کہ گہاس کے جہونپڑے مین آپ آرام کرین کنارہ پر۔ اور گہوڑا موجود رہے۔ ہم لڑینگے اگر خدا نے غلبہ دیا تو بہتر ورنہ آپ کو بطرف مدینہ فرار اولے ہے۔ حضرت

---

[۱] اُحد ایک پہاڑ ہے مدینہ سے دو ڈہائی میل کے فاصلہ پر۔ ۱۲

[۲] بدر بفتح وسکون دال نام چاہ ہست متصل مدینہ کہ در حوالی آن درمیان محمدؐ وقریش جنگ شدہ بود۔ ۱۲

اس کلام سے خوش ہوئے - اور عریش میں تشریف لیگئے ۔" (جلد دوم مدارج النبوۃ)

مولوی نوردین صاحب جنگ بدر کی بابت لکھتے ہیں - "حاصل الامر اس لڑائی میں مسلماں فتحیاب ہوئے - اور ستّر کے قریب اسیران قریش گرفتار ہوئے - جن میں سے دو فقط مصلحتاً قتل کئے گئے - اور باقی چھوڑے گئے" - (فصل الخطاب بمقدمہ اہل الکتاب ج ۱ ص ۱۳۱)

قرآن سے واضح ہے کہ غزوہ بدر میں ایک ہزار فرشتے محمد کے مددگار تھے اور ایک اور جگہ سے پانچہزار ملائک معلوم ہوتے ہیں - فرشتوں نے بھی لڑائی کی - اور محمدی جہادیوں نے بھی -

محمدی لشکر	۱۵۰۰
فرشتے	۱۰۰۰ یا ۵۰۰۰
کل میزان لشکر	۲۵۰۰ - یا ۶۵۰۰

مگر کافر یعنے مخالفانِ دین محمدی بہت قلیل تھے - اس صورت میں محمدیوں اور فرشتوں کی کوئی بہادری نہیں حالانکہ پھر بھی چودہ مسلمان یعنے ۶ مہاجر اور ۸ انصار کا کافروں نے سر کاٹ لیا *-

غزوہ احد کی بابت حاشیہ قرآن پر لکھا ہے "در غزوہ احد اہل نفاق میل کردند با آنکہ در شہر متحصن شوند و اصحاب خواستند کہ بیروں آمدہ جنگ کنند - بعد ازاں کہ ہزیمت واقعہ شد - منافقان این را محل طعن گرفتند و وقت حرب حضرت پیغمبر بر شعبے جماعت را مقید ساختند کہ ازینجا نہ جنبند چوں آثار فتح ظاہر شدن گرفت آن جماعت در پئے غارت افتادند و عصیان پیغمبر کردند - بشومی این عصیان ہزیمت بر مسلمانان افتادہ ہمہ فرار کردند - الاماشاءاللہ در ہیولا خبر شہادت حضرت پیغمبر شائع شد منافقاں قصد ارتداد کردند"- (حاشیہ قرآن ترجمہ شاہ ولی اللہ صفحہ ۶۲)

سورۃ توبہ ع ۱۵ - قاتلوا الذین لا یؤمنون باللہ ولا بالیوم الآخر ولا یحرمون ما حرم اللہ ورسولہ ولا یدینون دین الحق من الذین اوتوا الکتب حتے یعطوا الجزیۃ عن ید و ہم صاغرون ٭٭ ٭٭٭٭٭٭-

ترجمہ جنگ کرو انکے ساتھ جو ایمان نہیں لاتے خدا پر۔ اور نہ قیامت پر۔ اور حرام نہیں جانتے۔ جنکو خدا اور پیغمبر نے حرام کیا۔ اور سچے دین کو اختیار نہیں کرتے (باقی رہے یہود اور عیسائی اونکے واسطے حکم ہے۔) کہ اہل کتاب سے یہہ کہ وہ دیویں جزیہ اپنے ہاتھ سے خوار ہوکر ٭٭٭٭۔

شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں "کہ جنگ ناحق ہیچگاہ درست نیست وجنگ باکافراں ہمہ وقت درست است" (صفحہ ۸۲ حاشیہ قران)

پھر ایک جگہ لکھا ہے "حاصل جواب آنست کہ قتال کفار جائز است" (صفحہ ۳۲ حاشیہ قران)

سورت توبہ ۱۷ - وجاھدو باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ ولکم خیر لکم ان کنتم تعلمون ٭٭٭٭٭٭

ترجمہ۔ اور جہاد کرو اپنے مال سے اور اپنی جان سے خدا کے راستہ میں۔ (یعنے دینِ خدا کے واسطے) یہہ تمہارے واسطے بہتر ہے۔ اگر جانتے ہو تم۔

سورۃ محمد ۱۷ - فاذا لقیتم الذین کفرو افضرب الرقاب حتےٓ اذا اثخنتموھم فشدوا الوثاق فاما منا بعد واما فداءً حتے تضع الحرب اوزارھا۔

ترجمہ۔ پس جب لڑائی کرو کافروں سے تو اونکی گردنیں مارو۔ اور جب بہت خونریزی کر چکو۔ تب اونکو مضبوط قید کر لو۔ یا احسان سے خلاصی کرو اوس کے بعد یا مال لیکر یہاں تک کہ لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دے۔

سورۃ نساء ۱۱ - فان تولو فخذوھم واقتلوھم الخ

ترجمہ۔ پھر اگر نہیں (مسلمان ہوتے) تو اونکو پکڑو۔ اور مارو جہاں پاؤ۔ اور نہ ٹھراؤ۔ اون میں سے کسی کو رفیق نہ مددگار۔

سورۃ فتح ۲۶ - قل للمخلفین من الاعراب ستدعون الےٰ قوم اولے باس شدید تقاتلونھم اویسلمون ٭٭٭

ترجمہ کہدے (اے محمد) پیچھے رہ گئے اعرابیوں کو۔ کہ آگے تم کو بلاوینگے ایک بڑی سخت لڑاکی قوم پر۔ تم اونکو قتل کروگے۔ یا وہ مسلمان ہونگے۔

اب وہ آئیتین جن میں محمد صاحب نے اعرابیونکو دولت کے طمع اور لوٹ مار کی ترغیب دی ہے۔ درج کرتے ہیں

سورت[20] **توبہ** - یا ایہا الذین آمنوا انما المشرکین نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامھم ھذا وان خفتم علیتہ فسوف یغنیکم اللہ من فضلہ۔

ترجمہ - اے مسلمانو سوائے اس کے نہیں ہے - کہ شرک لوگ پلید ہیں - پس چاہئے کہ نزدیک مسجد حرام یعنے خانہ کعبہ کے نہ آویں - بعد اس سال کے - اور ان سے لڑو) اگر ڈرتے ہو - فقیری سے پس خدا تمکو تونگر کردیگا اپنے فضل سے -

سورت[21] **نسا** - فعند اللہ مغانم کثیراً ؂

ترجمہ - اللہ کے یہاں غنمتیں یعنے لوٹ کا مال بہت ہے (یعنے جب تم جہاد کروگے تو بہت مال لوٹوگے - جو تمکو اللہ دیگا -)

(جنگ خیبر میں لوٹیروں کو حضرت لوٹ کی طمع دیکر لیگئے تھے - جب اوسمیں فتح ہوچکی - تب خدا نے بقول مسلمانوں کے مندرجہ ذیل آیت نازل کی)

سورت[22] **احزاب** - واورثکم ارضھم ودیارہم واموالھم وارضا لم تطوھا وکان اللہ علے کل شئے قدیر - ؂؂؂

ترجمہ - اور آخرکار خدا نے تمکو دی زمین اونکی - گھر اونکے - مال اونکے - اور نیز ایک زمین اور - جسپر نہیں پھیرے تم نے قدم اپنے اور خدا ہر چیز پر قادر ہے -

سورت[23] **آل عمران** - ولقد صدقکم اللہ وعدہ اذ تحسونھم باذنہ

ترجمہ اور تحقیق خدا نے سچا کیا تمہارے حق میں وعدہ اپنا - جب تم قتل کرتے تھے کافروں کو خدا کے حکم سے -

اس آیت کے آگے ماتحبون کے لفظ سے صاف جتلا دیا - کہ لوٹ مار کی خاطر بہت لوگ جنگ میں شامل ہو جاتے تھے اور دین اسلام پھیلتا جاتا تھا -

سورۃ[24] **فتح** - سیقول المخلفوں اذا انطلقتم الے مغانم لتاخذوھا ذرونا نتبعکم

ترجمہ تو کہینگے تمکو پیچھے رہے ہوئے اعراب لوگ جب تم چلوگے - طرف

لوٹ مار کے - کہ چھوڑ و ہم بھی چلیں - تمہارے ساتھ - (یہہ آئیت مندرجہ بالا جنگ خیبر کے وقت نازل ہوئی تھی) -

آگے اسی سورۃ فتح میں محمدیوں کو بہت سی لوٹ مار کی باین الفاظ ترغیب دی ہے وعدکم اللہ مغانم کثیرہ -

جس کی بدولت لاکھوں جاہل - غازی مرد بنکر لوٹ مار کو دین محمدی جانکر - جاہدو فی سبیل اللہ کے شوق سے کمربستہ لوگوں کا ایمان بگاڑنے اور انکے لڑکے بالے لونڈی غلام بنانے اور بالغ اور منکوحہ عورتیں زنا کرنے کے واسطے لوٹ لانے پر دل و جان سے طیار ہو گئے جبکا مفصل حال سورۃ انفال مین درج ہے

اب ہم وہ آئتیں بتلاتے ہیں جن میں فوجی سپاہیوں کو بیگانی منکوحہ عورتیں واسطے زنا کے دینے کی ترغیب ہے

سورت نسا - والمحصنت من النسا الا ماملکت ایمانکم -

ترجمہ - اور حرام کی گئی ہیں - اوپر تمہارے شوہردار عورتیں - مگر سوائے اونکے جن کے مالک ہوئے تمہارے ہاتھ -

اس پر مشہور و معروف فاضل شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم فرماتے ہیں " و اگر زنے را از دارالحرب اسیر کروند - نکاح و شمہ ی او صحیح بود ہر چند آنجا زوج داشتہ باشد " (صفحہ ۷۷ حاشیہ قران)

سورۃ احزاب - ماملکت ایمانکم -

ترجمہ جو عورتیں تمنے لڑائی میں لوٹیں - وہ تمہارے پر حلال ہیں -

سورۃ نسا - فانکحو ماطاب لکم من النسا مثنے وثلث وربع فان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ - او ماملکت ایمانکم ۔۔۔

ف ۱ جہاد کرنے کے واسطے اہل مدینہ کو بہت ترغیب دیتے رہے مگر وہ راضی نہ ہوئی - اسپر حاشیہ پر شاہ صاحب فرماتے ہیں " در جہاد توقف میکنند و اگر جنگ در مقدمہ نفسانی مے شد - توقف نمیکردند (حاشیہ قران صفحہ ۳۸۹ -

ترجمہ - پس نکاح کرو جو خوش آوے تمکو سب عورتوں سے دو - دو - تین - تین
چار - چار - اور اگر جانو کہ عدل نہیں کر سکتے - تو ایک سے نکاح کرو - یا لوٹ کی لونڈیوں
سے صحبت کرو ۰۰۰ -

تفسیر کشاف میں لکھا ہے "یرید ما ملکت ایمانہم من اللاتی سبیین ولھن ازواج
فی دار الکفر فھن حلال لغزاۃ المسلمین وان کن محصنات

ترجمہ - ہاتھوں کے مالک ہو چکنے سے یہ مراد ہے کہ وہ عورتیں لڑائی
میں بندی ہو کر ان کے ہاتھ میں آئی ہوں - پس وہ عورتیں مسلمان غازیوں
کے لئے حلال ہیں اگرچہ وہ شوہر والی ہوں"

سورۃ بقر - ان الذین آمنوا والذین ھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ اولیک
یرجون رحمت اللہ ۰۰۰ -

ترجمہ - تحقیق جو ایمان لائے - اور وطن چھوڑے - اور جہاد کیا انہوں نے خدا کے
راستہ میں - وہ امید وار خدا کی رحمت کے ہیں -

اسپر شاہ صاحب فرماتے ہیں - "بسبب اشتغال بجہاد کسب کردن نے
توانند" (حاشیہ قران صفحہ ۴۴)

پھر دوسری جگہ حاشیہ قران میں فرماتے ہیں "بعد ازیں خدا تعالے امر میفرمائید
بصبر بر مشقتہائے جہاد و ثواب صبر ذکر میکند" (صفحہ ۲۲ حاشیہ)

سورۃ صف - تومنون باللہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذلکم خیر

ترجمہ - ایمان لاؤ - خدا ورسول پر - اور جہاد کرو خدا کے راستہ میں مال سے
اور جان سے یہ تمہارے کو بہتر ہے -

لوٹ کے مال کی تقسیم

سورۃ انفال - واعلموا انما غنمتم من شئ فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربے
والیتمی والمسکین وابن السبیل ان کنتم امنتم باللہ -

ترجمہ - اور جانو کہ جو کچھہ لوٹ حاصل ہوتی کافروں سے ہر قسم کی چیز
پس پانچواں حصہ اوس سے خدا کا ہے - اور پیغمبر کا ہے - واسطے رشتہ داروں
اور یتیموں اور فقیروں اور مسافروں کے - اگر ایمان لایا ہے تم نے خدا پر -

سورۃ حشر ۳۱ - وما افاء الله علی رسوله من اهل القری فلله و للرسول ولذی القربی
والیتمی والمسکین وابن السبیل -

ترجمہ - جو کچھہ مقرر کیا ہے - خدا نے پیغمبر پہ گانوں والوں کی لوٹ کے مال
سے - پس خدا کے واسطے ہے - اور پیغمبر کے واسطے ہے - اور واسطے اوس کی
رشتہ داروں کے - اور یتیموں کے واسطے ہے - اور فقیروں کے اور مسافروں کے
للفقرا کی تشریح مصنف قراں خود کرتا ہے - للفقرا - المہجرین - یعنے آں فقیران
ہجرت کنندہ - ٭٭٭

اور خویشاوندان کی شاہ ولی اللہ صاحب تشریح کرتے ہیں - یعنے خویشاوندان پیغمبر را
اور یتیموں اور مسافروں کی تشریح ہم کرتے ہیں - یعنے مسلمان مسافروں
اور مسلمان یتیموں کو -

اس کے علاوہ تفسیر جلالین مین اس کی تشریح اور بہی عمدہ طرح پر کی گئی ہے
" ویخص به النبی صلے الله علیه وسلم ومن ذکر معه فی الایة الثانیة من الاصناف
الاربعة علے ما کان یقسمه من ان لکل منهم خمس الخمس وله صلے الله علیه وسلم
الباقی یفعل فیه مایشاء فاعطی منه المهاجرین وثلاثة من الانصار لفقرهم
ما افاء الله علے رسوله من اهل القرے کالصفراء ووادی القری و ینبع فلله
یامر فیه مایشاء وللرسول ولذی صاحب القربے قرابة النبی من بنی هاشم
وبنی المطلب - والیتمی اطفال المسلمین الذین هلکت اباؤهم وهم فقراء
والمسکین ذوی الحاجة من المسلمین وابن السبیل المنقطع فی سفره من المسلمین
(جلالین صفحہ ۱۷۲ حیدری بمبئی سنہ ۱۲۹۹ھ)

سورۃ توبہ ۳۲ - وعد الله الذین آمنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنهم فی الارض

کما استخلف الذین من قبلھم - پ ۱۸ -
ترجمہ وعدہ دیتا ہے - خدا اونکو جو ایمان لائے ہیں - اور عمل نیک کرتے ہین
البتہ خدا تمکو خلیفہ یعنے حاکم بناویگا زمین مین - جیسا کہ حاکم کیا ہے - اونکو جو پہلے تھے

سورت صف ۲۸ - یا ایہا الذین آمنوا ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم
ترجمہ - اے مسلمانو تحقیق دلالت کرتا ہوں مین تمکو طرف اوس سوداگری
کے یعنے جہاد کے - کہ تمکو چہوڑا دے عذاب الیم سے -

اسپر شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں - کہ چوں جہاد بامر الہی است -
ہمہ خیر است - عقل را درانجا دخل دادن صحیح نباشد (صفحہ ۸۶ حاشیہ نولکشور)
پہر شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ اگر اسلام آرند و ہجرت کنند - ایشان
را دوست باید گرفت و اگر اسلام نیارند باید کشت" (صفحہ ۹۷)
پہر شاہ صاحب فرماتے ہیں - "مردم ضعیف الاسلام - دراول اسلام کہ
جہاد فرض نہ شدہ بود - دعوت اسلام نمودند - چون جہاد فرض شد - ازان
تقاعد کردند و از بعضے کلمات منافقانہ سر بر میزد - و بعضے با مخالفان ہمراہ
شدہ خلاف مرضی آنحضرت رائے میزدند" (صفحہ ۴۸۴)

مولویوں کے فضول عذرات کا جواب

بعضے ناواقف اور مباحثہ سے گہبرائے ہوئے مسلمان منقولی دین کی خرابی
کو سمجھہ کر تعصب کے سبب اوسے چہوڑنا گوارا نکر آیات ذیل دین بالجبر کے
مخالف پیش کرتے ہیں - جنکو ہم بجنسہٖ درج کر رد کرتے ہین -

آیت اول - سورۃ بقر - لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی - ۳ -
اسکا پہلا جواب - شاہ ولی اللہ صاحب دیتے ہیں - حجت اسلام ظاہر شد
پس گویا جبر کردن نیست اگرچہ فی الجملہ جبر باشد" (صفحہ ۴۱ حاشیہ قرآن)
دوسرا جواب - مفسر حسینی دیتا ہے "گفتہ اند حکم این آیت بآیت قتال منسوخ

است۔ از تمام قبائل عرب جز دین اسلام قبول نہ بود۔ اما با دیگراں قتال باید کرد تا جزیہ قبول کنند،، صفحہ ۴۸ بمبئی ۱۲۷۹ھ

ایسا ہی۔ اتقان میں فاضل جلال الدین سیوطی نے لکھا ہے۔

جواب سوم۔ خود قراں بھی اس آیت کو رد کرتا ہے یا منسوخ۔ کیونکہ تمام محقق مسلمانوں کی منسوخی آیات قرانی کی بابت یہ رائے ہے

گر ضرورت بود روا باشد　　بے ضرورت چنیں خطا باشد

جیسا کہ سورت بقر میں لکہا ہے۔ کتب علیکم القتال وہو کراہ لکم و عسے ان تکرہوا شیا وہو خیر لکم۔

ترجمہ۔ تمہارے پر لازم کیا گیا۔ قتال کرنا اور وہ تمہیں (بموجب اس آیت کے) جبر معلوم ہوتا ہے۔ اور شاید تم اوسکو ناخوش رکہتے ہو۔ حالانکہ وہ تمہارے واسطے بہتر ہے۔

جواب چہارم۔ سورۃ انفال میں لکہا ہے۔ قل الذین کفروا ان ینتہوا یغفر لہم ما قد سلف وان یعودوا فقد مضت سنت الاولین۔ وقاتلوہم حتے لاتکون فتنہ ویکون الدین کلہ للہ۔

ترجمہ۔ کافروں کو کہو کہ اگر باز آویں کفر سے تو معاف ہو اونکو جو ہوچکا۔ اور اگر دوبارہ وہی کریں یعنے کفر۔ تو پڑ چکی راہ اگلوں کی۔ پس قتل کرو کافروں کو یہاں تک کہ فتنہ کفر باقی نہ رہے اور ہوجاوے سب دین اللہ کا

پس صاف ظاہر ہے۔ کہ قراں جہاد کی عام طور پر اور کہلم کہلا تعلیم دیتا ہے

دوسری آیت۔ جسکو مولوی صاحبان دین بالجبر کے خلاف پیش کیا کرتے ہین یہ ہے۔ **سورہ کفرون**۔ لکم دینکم ولی دین۔

ترجمہ۔ تمکو تمہارا دین اور ہمکو ہمارا دین۔

اسکا جواب اول تفسیر جلالیں میں لکہا ہے۔ لکم دینکم الشرک ولے دین الاسلام وھذا قبلی ان یوم بالحرب۔ ☘☘☘

ترجمہ - تمکو تمہارا دین سے مراد شرک ہے - اور ہمکو ہمارا سے مراد اسلام ہے
اور یہہ حکم اسلام میں لڑائی (جہاد) شروع ہونے سے پہلے کا ہے -

جواب دوم - ایک اور لایق مولوی خود دیتا ہے " ایک وقت یہہ تھا کہ لکم دینکم ولی دین کا حکم ہوا - اور ایک وقت میں صدائے اقتلوا لمشرکین حیث وجدتموہم - نے دلوں میں جوش ڈالا - جب کہ ابتدائے اسلام تھا اور غلبہ نہین تھا - تو (پہلا) حکم ہوا - اور جب غلبہ ہو گیا - اور شرارت کفار بڑہنے لگی - تو دوسرا حکم ہوا" (تائید اسلام صفحہ ۳۸)

جواب سوم - قران دیتا ہے -

سورۃ تحریم - یا ایہا النبی جاہد الکفار والمنفقین واغلظ علیہم وماوہم جہنم وبئس المصیر ؁ ؁

ترجمہ - اے پیغمبر جہاد کر کافروں سے - اور جہاد کر منافقوں سے اور سختی کر اون پر اور جگہ اونکی دوزخ ہے - اور وہ بری جگہ ہے -

جواب چہارم - مولوی حسین واعظ مصنف حسینی دیتا ہے - کہ این آیت بآیت سیف منسوخ شدہ " (صفحہ ۳۷۳ جلد دوم ۱۲۷۹ھ)

اور دیکہو قران **سورۃ لقر** - یسئلونک عن الشہر الحرام قتال فیہ قل قتال فیہ کبیر

ترجمہ - سوال کرتے ہیں تجھ سے ماہ حرام کے بیچ قتال کرنے سے - کہو جنگ کرنا اوس میں سخت کار ہے -

اور دیکہو **سورۃ حج** - وجاہدوا فی اللہ حق جہادہ ہو اجتبکم وما جعل علیکم فی الدین من حرج -

ترجمہ - جہاد کرو خدا کے راستہ میں جہاد کے حق کے مطابق - یعنے بلا دریغ اوسنے یعنے خدا نے چنا تمکو اور نہ رہنے دی تمہارے واسطے دین میں کچھہ کمی -

پس صاف ظاہر ہے کہ جہاد سے ہی دین اسلام کی ترقی ہوئی اور تکمیل

تیسری آیت - جسکو ہمارے محمدی بہائی دین بالجبر کے خلاف پیش کرتے

ہیں یہہ ہے۔

سورۃ ممتحنہ۔ ان تبروہم وتقسطوا الیہم ان اللہ یحب المقسطین۔

ترجمہ۔ احسان کرو تم اون سے اور انصاف کرو طرف اونکے تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے۔ انصاف کرنے والون کو۔

اسکا جواب باصواب یہہ ہے۔ کہ جناب مولوی صاحبان آپ اس آیت کا پہلا حصہ ظاہر فرماتے ہیں۔ مگر اوس کے دوسرے حصہ کو چھپاتے ہیں۔ ذرا آنکھیں کھول کر دیکھیے۔ اوس میں کیا لکھا ہے۔

ان تولوہم ومن یتولہم فاولیک ہم الظلمون۔

ترجمہ منع کرتا ہے تمکو خدا اس سے کہ تم دوستی رکھو اون سے اور جو کوئی دوستی رکھتے ہیں اون سے پس وہ ظالم ہیں۔

اور ظالموں کے حق میں مصنف قران لعنت کرتا ہے۔ پس کافروں سے احسان کرنے والے۔ اور ان سے انصاف کرنے والے ظالم اور ملعون ہوتے ہیں۔ دیکھیے کتنا اخلاق اور انصاف کا خون ہو رہا ہے۔

اب ہم ایک اور دعوے بھی رد کرتے ہیں اور وہ یہہ ہے۔ جیسا کہ عموماً وخصوصاً مسلمان تحریر کرتے ہیں۔ وہ ہرقل نے جو سوالات کئے تھے۔ اونمین سے چھٹا یہہ تہا۔ "کوئی اوس کے دین سے مرتد ہوتا ہے یا نہین۔ جواب نہین۔" (دولت فاروقی صفحہ ۱۲ دھلی)

مگر ہم تفسیر سے ثابت کرتے ہیں۔ کہ یہہ قول مسلمانوں کا بالکل غلط اور بیہودہ مقول ہے۔ "ابوالحصین نصاری دو پسر قابل داشت ناگاہ ترسائے از شام بمدینہ آمدہ وایشان با او مصاحبت نمودند بوجہ فنون وفسانہ وے مغرور گشتہ دین ترسائی اختیار کردند۔ وہمراہ او متوجہ شام شدند" (تفسیر حسینی صفحہ ۸۴ بمبئی ۱۲۷۹)

آخر کار جب جہاد قرانی اور جبر مسلمانی سے انکار نہ ہوسکا۔ تو مولوی نوردین صاحب نے بہی صاف کہدیا۔

جیسا کہ ممکن اور سپہ سالار ہائے جنگ میں مبارزین کی تقویت اور ترغیب کے لئے دانشمند سپہ سالار ہر طرح کے تجاویز عمل میں لاتے ہیں - مثلاً باجوں - دل افزا تقریروں اور دیگر اسباب سے اونچے حوصلوں کو بڑھاتے ہیں - اور اونچی ہمت کو ابھارتے ہیں ویسا ہی موقعہ پڑنے پر اور مشکلات کے پیش آنے پر قرآن کریم بھی ایسی تدابیر کو کام میں لاتا ہے - اور ٹھیک اہل عرب کے دستور کے موافق جیسے کہ وہ معرکہائے قتال میں رجز پڑھتے - اور ان رزمیہ اشعار سے تیر و تفنگ سے بڑھکر کام نکالتے ہیں - قرآن نے بھی شکستہ دل مسلمانوں کے استظہار اور قوت قلبی کو قوی کرنے کے لئے رجزیہ اشعار کے بجائے پُرتاثیر آیات بیان فرمائی ہیں - جنہوں نے قوی اور کثیر مخالفین کے مقابلہ میں سیف و سنان کا کام دیا" (فصل الخطاب صفحہ ۱۲۸)

قرآن دین کے بڑھانے کی خاطر کافروں - مشرکوں - مخالفوں سے جنگ کرتا ہے - دولت کی - طمع - عورتوں کی طمع - حکومت کی طمع - لوٹ مار کی طمع - دیکر لڑاتا - اور حوروں - غلمانوں کے ملنے کی ترغیب دیکر جاہل و غریب اعرابیوں کو شہید کراتا اور غازی بناتا ہے -

قرآن کی بات بات سے دین بالجبر کی شہادت ملتی ہے اور اوس کی فقرہ فقرہ سے قتل و جنگ کی بو آتی ہے - جہاد کو قرآن تجارت تبلاتا ہے - کہ اگر لڑکر مر گئے - حور و غلمان ملیں گی - اور اگر فتحیاب ہوئے - لوگوں کی بیشمار عورتیں اور لڑکے اور اونٹ بدفعلی اور خدمت اور حرام خوری کے واسطے موجود ہونگے

محمدیوں کی لڑائی کی وجہ خالد نے اپنی سپاہ سے یہہ بیان کی ہے - "کہ تم روم کی تمام فوج کو دیکھتے ہو - تم ان سے بچ کر جا نہیں سکتے - مگر جب تمہاری فتح ہوگی - سارا شام کا ملک تمہاری تابعداری کریگا - پس تمکو چاہئے کہ شوق سے اور واسطے مذہب کے لڑو" (دولت فاروقی صفحہ ۲۲۰ محراب سوم رکن اول)

جو جو چیزیں اعرابیوں کو چاہئے تھیں - وہی وہی خدا نے بپاس خاطر اعرابیان

کے سب جنت میں موجود کردیں۔ کہیں بہی کوئی ہندوستان یا چین۔ یا کابل یا فرنگستان یا کافرستان کا خاص میوہ وہاں (بہشت میں) نہیں رکہا۔ غالباً معلوم نہین تہا۔ عرب کو پانی کی ضرورت تہی۔ دودہ کی ضرورت تہی۔ شہد اور شراب کی ضرورت تہی۔ سب بہشت میں موجود کردیں مگر سوال یہہ ہے کہ ہندوستانیوں کیلئے کیا کیا؟ - قران خاموش ہے۔

رسولے چنیں وخدائے چنان۔ جہان چون بگرد قرار دامان ؎

باب دوم حدیث سے

ہم نے باب اول میں بشہادت آیات قرانی نہایت اختصار کے ساتھ جہاد مسلمانی کا ثبوت دیا ہے۔ اگرچہ وہ راستی پسند۔ محقق مزاجوں کے لیئے۔ کافی ووافی ہے۔ قران سراپا ایسی ہدایات سے بہرا ہے۔ اور محمد صاحب کا مرتے دم تک یہی وردرہا ہے۔ خلفاء راشدین بہی اسی کے پیرو رہے اور تمام سپہ سالاران فوج سے یہی ارشاد ہوتے رہے کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

حدیث۔ الجنۃ[1] تحت ظلال السیوف ۔

ترجمہ۔ بہشت نیچے سایہ تلواروں کے ہے۔

اوراس بات کو صرف محمد صاحب نے فرمایا ہی نہیں۔ بلکہ عمل بہی کیا۔ جس سے کوئی باتمیز مورخ انکار نہیں کر سکتا۔ صحاح ستہ میں جو محمدی مذہب کی احادیث کا ذخیرہ ہے۔ خاصکر ایک باب ہی جہاد کے نام سے موسوم ہے۔ اور اوس کی حلت وحرمت ہرایک محمدی مومن کو معلوم۔

ہم صرف زبانی ہی نہین۔ بلکہ اون کتابوں کی اصل عبارت لکہہ کر مستند ترجمہ سے شہادت لاوینگے۔ اور باحسن الوجوہ ثابت کرکے تجاہل عارفانہ کرنے والے مہربانوں کو دکہلاوینگے۔ کہ احادیث صحیحہ میں آنحضرت کیا فرماتے ہیں۔ اور آپ اون کے برخلاف ہوکر پبلک کو کیا اولٹا سمجہاتے ہیں۔

[1] یہ حدیث فتوح الشام جلد ۱ صفحہ ۷۹ مطبع نولکشور ۱۲۶۷ھ میں درج ہے

1164

نوٹ - چونکہ ہمارے صحاح ستہ کی کتابیں بہ سبب روزانہ سفر کے سہارن پور میں پڑی ہیں - اور زیادہ بوجھ کے کارن اُنکا ساتھ رکھنا ہر طرح مشکل ہے - بنابران ہم اس باب کو وقت فرصت پہ ملتوی رکھکر باب سوم کی طرف متوجہ ہوتے ہیں -

باب سیوم تاریخ سے

ہمارے ناظرین با تمکین پر مخفی نرہے - کہ تاریخی تحقیقات سے پہلے یہہ دریافت کرنا ضروری ہے - کہ آیا اسلام آجتک کن کن ممالک میں پھیلا تہا - اور کہاں کہاں اب موجود ہے - اور کس طرح پھیلا اور کس طرح مفقود ہوا - جبتک یہہ بات ظاہر نہو - ساری تحقیقات خام کہلائے گی - پس نہایت واجب ہے کہ ہم پہلے اس کی مفصل کیفیت عرض کریں - ٭٭٭٭٭٭

واضح ہو کہ اسلام تیرہ سو سال کے عرصہ میں ممالک ذیل میں پھیلا تہا -

نمبر شمار	نام براعظم	نام ملک جس میں اسلام پھیلا تھا	کیفیت	نمبر شمار	نام براعظم	نام ملک جس میں اسلام پھیلا تھا	کیفیت
۱	ایشیا	عرب	محمدی - بدو	۷	یورپ	پرتگال	اب محمدی مذہب بالکل نہیں رہا تمام عیسائی ہو گئے ہیں
۲	"	روم	محمدی - یہودی - عیسائی				
۳	"	فارس	محمدی - پارسی - آریہ	۸	"	اسپین یا ہسپانیہ	اب محمدی مذہب بالکل نہیں رہا تمام عیسائی ہو گئے ہیں
۴	"	افغانستان	افغان - کافر - آریہ				
۵	"	بلوچستان	بلوچ - آریہ	۹	افریقہ	مصر	محمدی حبشی - یہودی عیسائی
۶	"	ہندوستان	آریہ - مسلمان - جینی عیسائی				
				۱۰	"	مراکو	محمدی - عیسائی یہودی - حبشی

سوائے اِن ممالک کے اور جگہہ اسلام کا پتہ نہیں ملتا۔ مگر اِن میں سے ملک اسپین
اور پرتگال میں اب اسلام کا نام و نشاں نہیں رہا۔ سوائے مسجدوں اور پرانے
کھنڈروں کے اور کوئی علامت باقی نہیں ہے۔ اب ان دونوں ملکوں کے باشندے بالکل
عیسائی ہو گئے۔ محمدی مذہب سے قطعی تایب ہیں۔

پس ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ ان ممالک سے ہر ایک کی بابت تاریخی شہادت سے
ذکر کریں کہ لوگ کس طرح مسلمان ہوئے۔

آنریبل سید احمد خان صاحب فرماتے ہیں۔ کہ "جب کسی ملک کے فتح کرنے کے لئے
لشکر بہیجا جاتا تہا۔ تو اوس لشکر کے سردار کو جو احکام دیئے جاتے تہے۔ اون میں امور
مفصلہ ذیل پر نہایت تاکید کیجاتی ہتی۔

نمبر ۱ - کوئی عورت اور لڑکا اور بُڈّہا اور ضعیف نہ مارا جائے۔
نمبر ۲ - کسی کا ناک - کان نہ کاٹا جاوے۔
نمبر ۳ - عبادت کرنے والے گوشہ نشین قتل نہ کیئے جاویں۔ اور اونکے عبادتخانہ نہ کہو
نمبر ۴ - کوئی درخت پہل دار نہ کاٹا جاوے۔

۵۱ عورتین مارو نہین۔ مگر اون بیگانی عورتوں سے زنا - جماع - متاع - لواطت - بیشک کرو
یہہ سب بغیر نکاح کے بہی جائیز ہے۔ خاوند سے جدا کرلو۔ بہیڑ۔ بکری کی طرح بیچڈالو۔ حیوانوں کی طرح ننگے اور
تمام اعضا برہنہ کرکے دیکہو لڑکوں کو غلام بناؤ ہر فعلی کے واسطے فروخت کرو۔ صفت رحم کیواسطے تو بڈہا کافی ہے۔ دولت
بیٹے بیٹی جورو مال سب چہین لو۔ بڈہے پر رحم کرو۔ جزاک اللہ۔ بڈہے کے جبرًا مسلمان نہ بنانے کا باعث ہم جانتے ہیں۔
کہ ایک تو وہ شادی کرکے بیٹے۔ بیٹی نہیں پیدا کر سکتا۔ دوم جہاد نہین کر سکتا۔ پس تکلیف اسلام سے معذور ہے۔
۵۲ بتخانہ۔ گرجے۔ آتشکدہ۔ یہودیوں کے مکان توڑے گئے مسمار کیئے گیے۔ گرائے گئے۔ پوجاری برہمن پادری
یہودی۔ کاہن۔ پارسی۔ سب تباہ غلام اور بیدین کیئے گیئے۔ کیا حضرت ابہی کسر ہے کہ تباہ نہین ہوئے نہ کسی نماند
کہ دیگر بہ تیغ بازگشتی (دیکہو فتوح المصر صفحہ ۲۷، ۳۲، ۴۶ و ۱۲۵ مطبوعہ نول کشور ۱۲۸۶ء)
۵۴ - قران سورۃ حشر مین اسکے خلاف لکہا ہے۔ ما قطعتم من لینۃ او ترکتموہا قائمۃ علی اصولہا فباذن اللہ
لیجزی الفسقین۔ ترجمہ - آنچہ برید ند از درختان خرما یا گذاشتند ایرا استادہ بر بیخ خویشں۔ پس بفرمان خدا بود

نمبر ۵ - کوی عمارت اور آبادی ویران نہ کیجاوے۔

نمبر ۶ - کسی جانور - بکری - اونٹ وغیرہ کی کونچیں نہ کاٹی جاویں۔

نمبر ۷ - کوئی کام بغیر صلاح ومشورہ کے نہ ہووے۔

نمبر ۸ - ہرایک کے ساتھ طریقہ انصاف و عدل برتاجاوے - کسی پر ظلم وجبر نہ کیاجاوے

نمبر ۹ - جو عہد وپیماں غیر مذہب والوں سے کیا جاوے - وہ بیشک وفا کیاجاوے

نمبر ۱۰ - جو لوگ اطاعت قبول کریں - اور جزیہ دین - اونکے جان ومال مسلمانوں کے جان ومال کے برابر سمجھے جاویں - اور اونکے دشمنوں سے اونکی حفاظت کیجاوے - اور تمام معاملوں میں اون کے احکام مثل مسلمانوں کے تصور کئے جاوین۔

تا خوار کند بدکاراں را - اسی آیت پر فاضل شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے ہیں - کہ قطع درخت میوہ دار وقت جہاد جائز است وترک آں نیز جائز" (دیکھو صفحہ ۵۱۲) اسی پر تفسیر جلالین میں لکھا ہے - "ما قطعتم یا مسلمین من لینۃ نخلۃ او ترکتموہا قایمۃ علے اصولہا فباذن اللہ اے خیرکم فی ذلک ولیخزی بالاذن فی القطع الفاسقین الیہود فی اعتراضہم بان قطع الشجر المثمر فساد" (دیکھو تفسیر مذکور مطبوعہ حیدری پریس بمبئی صفحہ ۴۷۲ ۱۲۹۹ھ اور مفتاح التواریخ صفحہ ۲۴ ذکر اورنگزیب حصہ اول ۸۳ھ)

۵ مکان - مندر - گرجے - شہر برباد کئے - اور جلائے گئے - مگر افسوس کہ آپ چشم پوشی کرتے ہیں

۶ - کونچیں ہی کاٹی گئی ہیں - گھوڑوں کی - اور ہاتھیوں کی سونڈ ہی کاٹی گئی ہیں - مگر خیر کونچین نہ کاٹو - گلا کاٹو خوب رحم کا حکم ہے - آفریں باد بریں ہمت مردانہ تو - +

۱۰ - یہہ بات بالکل باطل ہے کیونکہ لکھا ہے - کہ "جو کوئی اسلام سے انکار کرے اور رعیت اسلام میں رہنا چاہے تو اونکے واسطے یہہ شرائط ہیں - لیویں گے ہم اوس سے جزیہ فی کس ور لڑکے بالغ سے چار دینار - اور پیش کرین گے ہم تم پر کچھہ شرطیں کہ قبول کروگے تم اونکو اور وہ شرایط یہہ ہونگی - کہ نہ سوار ہو کسی جانور پر - اور نہ بلند اور اونچے کرو تم اپنے گھروں کو مسلمانوں کے گھروں پر - اور نہ بلند کرو تم اپنی آواز ونکو مسلمانوں پر - اور نہ بناؤ تم اسلام میں کوئی کلیسا اور نہ کوئی دیر - اور نہ تازہ کرو اوس چیز کو جو پرانی ہوگئی سوا تمہاری دین اور شریعت سے - اور ملاقات رکھو مسلمانوں سے - ساتھہ عاجزی اور فروتنی کے - اور جلدی کرو تم واسطے اجراء اونکی حاجتوں کے اور اوس چیز کے جو چاہیں وہ اپنی بہتری کے واسطے اور تعظیم کرو تم اسلام اور اوسکے لوگونکی اور جو کوئی گناہ کریگا تم میں سے تو حد جاری کرینگے ہم اوس پر اور جو پھر جائیگا ہمارے عہد اور قول سے تو مار ڈالینگے ہم اوسکو اور باندہو تم زنار ونکو اپنی کمروں میں واسطے اظہار اپنے دین اور شناخت اپنی عبادت کے - اور نہ بجاؤ تم ناقوس کو

(۱) جب تک کہ اسلام کے قبول کرنیکی دعوت نہ کی گئی ہو۔ دفعتاً نہ لڑنا چاہیئے (دیکھو تہذیب الاخلاق جلد ا نمبر ا صفحہ ۱۳ سنہ ۱۲۸۸ھ)

عرب کس طرح مسلمان ہوا

خود حضرت محمد کے زمانہ میں عرب والوں سے مفصلہ ذیل مشہور جنگ ہوئے ہیں جنمیں ہزاروں لاکھوں آدمی تہ تیغ ہوئے۔ صدہا عورتیں لونڈیاں بنائی گئیں۔ اور ہزاروں شتر وبکری لوٹے گئے۔ ہزاروں کے گھر تباہ ہوئے۔ اور جب لوٹ سے کافی سرمایہ جمع ہوگیا۔ تو پھر انعام واکرام ملنے لگے۔ مال مفت دل بیرحم پر عملدرآمد کیا گیا۔ جو ساتھ شریک ہو جاتا۔ وہ غریب چرواہوں کے حق میں گویا بھیڑیا ہو جاتا تھا۔ ہم اس موقع پر مفصل حالات لکھنے سے پہلے عرب کے ایک مشہور ومعروف آدمی ابو سفیان کے مسلمان ہونے کا حال درج کرتے ہیں۔

"جب محمد نے مکہ کے فتح کرنے پر فوج کشی کی۔ تو عباس وابو سفیان جو فریقین کے مخبر تھے گشت کرتے ہوئے باہم ملے۔ ابو سفیان کو عباس نے کہا۔ کہ اب سب مارے جاؤ گے۔ اور علاج پوچھا۔ عباس اسکو اسلام لانے کے بہانہ پر امان دینے کا وعدہ کر کے محمد کے پاس لیگیا۔ حضرت عمر مارنے کے واسطے دوڑے۔ رات کو اوسکو حفاظت یعنے حوالات مین رکھا۔ صبح کو حاضر لایا۔ محمد صاحب نے کہا کہ اب تک وہ وقت نہیں آیا۔ کہ تو کہے کہ خدا واحد لاشریک اور سوائے اوسکے کوئی معبود لایق پرستش کے نہیں۔ اور میں نبی برحق ہوں

حاشیہ صفحہ ۲۳ ۔ اور نہ بلند کرو صلیب کو۔ اور نہ قوت اور غلبہ چاہو درمیان مسلمانوں کے ساتھہ کسی ربہ کے اپنے دین اور کفر کی باتوں سے۔ اور جب نماز پڑھو تم اپنے کنبوں میں تو نہ بلند کرو تم اپنی آواز دنکو اپنی انجیل کے پڑھنے میں"۔ (دیکھو فتوح المصر صفحہ ۹۸ مطبوعہ نولکشور سنہ ۱۸۹۴ع)

۵ع اول اسلام کی دعوت پھر قتل۔ اگر مانے تو۔ دیکھیئے صاحب۔ وہ بات موجود ہے جس کے چھپانے کی کوشش کی یعنی یہہ کہ اول جبر کہدو کہ مسلمان بن جاؤ۔ اگر وہ انکار کرین۔ پس مار ڈالو۔ نتیجہ اسکا صاف ظاہر ہے۔ کہ یا مسلمان بناؤ یا قتل کرو۔ تیسری طرح کا تو کوئی علاج نہین ہے۔ اسی حکم کے مطابق مختلف ممالک مین لاکھوں آدمی بیگناہ گمراہ شہید کیئے گیئے۔ فتوحات مصر وشام والعجم اسکو شاہد مین۔ جسے مفصل دیکھنا ہو خود دیکھہ لے۔ ورنہ ہم ہی اسی مضمون میں جا بجا شہادتیں پیش کرینگے

ابو سفیان نے کہا کہ ماباپ میرے آپ پر فدا ہوں۔ کیا حلیمی و کریمی آپکی ہے۔ کہ عوض اون گستاخیوں اور بے ادبیوں کے کہ مجھہ سے وقوع میں آئی۔ یہہ عنایت میرے حال پر ہے۔ واقعی کوئی معبود لایق پرستش سوائے خدا وحدہ لاشریک کے نہیں۔ مگر تصدیق نبوت میں تامل کیا۔ عباس نے کہا کہ زبان بہ تصدیق نبوت کھول ورنہ خیر نہیں۔ ابوسفیان نے چار ناچار تصدیق نبوت کی۔ اور مشرف باسلام ہوا۔ تب عباس نے خدمت اقدس نبوی میں عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ۔ ابو سفیان جاہ و شرف کو دوست رکھتا ہے۔ اسکو کسی مرتبہ سے مخصوص رکھہ۔ کہ درمیان فریقین کے اوسکو عزت و امتیاز ہو۔ آپ نے (محمدؐ نے) اوسکو اس حکم سے عزت بخشی۔ کہ جو کوئی گھر ابو سفیان میں داخل ہو۔ وہ امن پانیوالا ہے۔ القصہ رخصت لیکر جانب مکہ روانہ ہوا۔ عباس نے مناسب وقت دیکھکر اور جناب نبوی سے مشورہ لیکر ابوسفیان کے پیچھے گئے۔ وہ ڈرا۔ عباس نے کہا مت ڈر۔ غرضکہ حضرت عباس نے ابو سفیان کو کنارۂ رستہ پر کھڑا کیا۔ تاکہ سب لشکر اسلام کو دیکھ لے۔ اور رعب اسپر ہو جائے۔ تاکہ پھر مرتد نہ ہووے۔ جبکہ لشکر اسلام ابو سفیان کے سامنے سے نکل گیا۔ لوگوں نے کہا۔ جلد جا۔ اور قریش کو خوف دلاکر اور سمجہاکر حلقہ اسلام میں لا۔ تاکہ جانیں اون کی مرگ سے امان پاویں۔ ابوسفیان جلد تر جانب مکہ روانہ ہوا۔ (دیکھو تاریخ انبیا صفحہ ۳۵۴ و ۳۵۵ سنہ ۱۲۸۱ھ) اور ایسا ہی ذکر کتاب سیرت الرسل میں بھی موجود ہے)۔

جس قدر خونریزیوں اور لوٹ مار سے اہل عرب مسلمان ہوئے ہیں۔ اگر اونکی مفصل فہرست لکھی جاوے تو ایک دفتر چاہیئے۔ بنابران ہم اختصار پر نظر رکھہ کر اصل حال عرض کرتے ہین۔ *

غزوہ[1] ودان۔ غزوہ[2] بواط۔ غزوہ[3] العشرہ۔ غزوہ[4] بدر اولے۔ جنگ[5] بدر۔ غزوہ[6] الکدر۔ غزوہ[7] الانمار۔ غزوہ[8] نجران

---

[1] یہہ ایک جگہہ کا نام ہے۔ [2] بواط ایک پہاڑ کا نام ہے۔ [3] عشرہ ایک گاؤن کا نام ہے [4] بدر نام ایکس چاہ کا ہے [5] یہہ بہی اوسی چاہ کا نام ہے۔ [6] یہہ ایک چشمہ کا نام ہے۔ [7] یہہ حملہ نجد کیطرف ہے

غزوہ سویق - غزوہ احد - غزوہ حمراء الاسد - غزوہ ذات الرقاع - غزوہ بدر الموعد
غزوہ دومۃ الجندل - غزوہ بنی مصطلق - غزوہ بنی نظیر - غزوہ خندق - غزوہ بنو لحیان
غزوہ ذو قرد - غزوہ فتح مکہ - غزوہ ہوازن - غزوہ اوطاس - غزوہ طائف - غزوہ
بنی قینقاع - غزوہ بنی نضیر - غزوہ بنی قریظہ - غزوہ تبوک ہے۔

ان ۲۷ مشہور غزاوات کے سوا اور بہت سے حملہ و جنگ ہوئے ہیں۔ جن کی کل تعداد ۸۱ کے قریب پہونچتی ہیں۔ اس قسم کے صدہا مقابلہ و مجادلہ کے بعد جان کے لالے پڑجانے کے خوف سے بزدل اعرابی مسلمان بن گئے۔ اور زور آور بہادر، بہادر دل اعرابی جیسے ابوالحکم علیہ الرحمتہ وغیرہ شہید ہو گئے۔

حصار قموص کی جنگ میں لکھا ہے۔ کہ حضرت علی نے حضرت محمد سے پوچھا۔ کہ کب تک قتل سے ہاتھ نہ اوٹھاؤں۔ محمد نے کہا کہ جب تک کہ۔ اشہد ان لا الہ اللہ محمد الرسول اللہ۔ نہ کہیں۔ تب تک قتل کر" (دیکھو تاریخ انبیا صفحہ ۲۴۴ سطر ۱۵ و ۱۶ اشاعت ۱۲۸۱ھ)

غزوہ بنی قریظہ کی بابت لکھا ہے۔ کہ سعد بن معاذ نے رسول کو کہا کہ اس بدذات قوم یہودی کا قصہ تمام کرو۔ غرضکہ قابل جنگ لوگ مارے گئے۔ اور باقی قید کئے گئے۔ چنانچہ کئی سو آدمی قریظی مدینہ میں لاکر قتل کیا گیا۔ (دیکھو مولوی نوردین صاحب کی فصل الخطاب صفحہ ۱۵۹)

صلح فدک کی بابت لکھا ہے کہ محیصہ بن مسعود حسب ہدایت حبیب رب الودود تشریف لیگئے۔ اور اوس قوم کو پیام دعوت اسلام کے پیغام جہاد دیا۔ مگر انہوں نے نہ پیغام صلح دیا۔ اور نہ لڑنے کو باہر میدان میں نکلے" (دیکھو تاریخ انبیا صفحہ ۲۴۳ اشاعت ۱۲۸۱ھ)

---

۹ سویق ستو کو کہتے ہیں۔ اس لڑائی میں صرف ستو لوٹ میں آئے تھے ۱۰ احد ایک پہاڑ کا نام ہے۔ مدینہ سے ۱½ کوس کے فاصلہ پر ہے۔ ۱۱ یہ جگہ مدینہ سے ۸ میل کے فاصلہ پر ہے ۱۲ یہ ایک جگہ کا نام ہے کہ زمین وہاں کی سفید و سیاہ ہے۔ ۱۳ نام مقام کا ہے ۱۴ یہ ایک مقام ہے۔ مدینہ سے ۵ یا ۱۲ کوس ۱۷ نام مقام کا ہے ۱۸ نام قبیلہ کا ہے۔ ۲۱ نام ایک قوم کا ہے ۲۴ نام ایک قلعہ کا ہے۔ ۲۵ نام ایک یہودی قبیلہ کا ہے۔ ۲۶ نام ایک یہودی قبیلہ کا ہے۔ ۲۷ مصر و الشام کا نام ہے۔

محمد صاحب کے مرنے کے بعد جو تقریر قبل از خلافت حضرت ابوبکر کے سعد بن عبادہ (جو اصحابہ کبیر میں سے تہا) نے روبرو صدہا لوگوں (مسلمانوں) کے کی ہے۔ اوس سے سارا حال عرب کے اسلام لانے کا ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ لکہا ہے۔

"سعد بن عبادہ نے بعد ستایش وگرایش ایزد متعال کہا کہ اے گروہ انصار تم خوب رازدار ہو کہ تمکو سب گروہ اسلام پر فضیلت ہے۔ کیونکہ محمد اپنی قوم میں بعد بعثت دس برس سے زیادہ رہا اور سب سے استمداد چاہی۔ اور دین متین کو ظاہر کرتا رہا۔ مگر سواے چند آدمیوں کے کسی نے التفات نہ کی۔ اور کوئی اوسوقت مصیبت میں ساتھی نہوا۔ مگر تہوڑے دن مدینہ میں سکونت پذیر ہونے اور ہماری جانفشانی کرنے سے خداوند تعالے کی یہہ عنائیت ہوئی۔ کہ دین اسلام کو وہ ترقی ہوئی کہ تم دیکھتے ہو۔ گویا اب یہہ ملت محسود ملل ہے۔ کیسے کیسے عرب سرکش حلقہ بگوش وسرفروش ہوئے۔

پس خلاصہ سخن یہی ہے۔ کہ تمہاری تن فشانی اور جانفشانی کا سواے اس کے اور کیا نتیجہ ہوگا۔ کہ اب راس ورئیس اسلام عزا محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے قضا کی۔ امور خلافت وریاست تمہارے قبضہ میں رہنے چاہئیں۔ سب انصار نے کہا کہ حق اے سعد جو تونے کہا۔ اور سوا تیرے انصار مین کوئی اشرف وافضل نہیں۔ ہمنے تجکو اپنا سردار گردانا۔ اور تم سے بیعت کرتے ہیں۔ تجہسے زیادہ بہتر ومہتر کوئی نہیں۔ کہ شایستہ امر خلافت ہو۔ اگر مہاجر اس بارہ میں کچہہ اختلاف ومضایقہ کرینگے۔ تو ہم اون سے کہین گے کہ اچہا امیری تمہارے خاندان میں بہی اور ہمارے خاندان میں بہی سہی۔ (دیکہو تاریخ انبیا صفحہ ۲۷۴ سنہ ۱۲۸۱ھ)

محمد نے لوگوں سے وعدہ کیا تہا کہ خزائن قیصر وکسرے بذریعہ غنیمت تمہارے حصہ میں آوینگے۔ مسلمان ہوجاؤ۔ پس لوگ اسی نیت سے مسلمان ہوئے تہے۔ چنانچہ اکثر مرتبہ اوسوقت کے مسلمان روگردان وپشیمان ہوتے رہے۔ مفصل (دیکہو تاریخ انبیا صفحہ ۳۲۴ سنہ ۱۲۸۱ھ)۔

غزوہ بدر کبری میں سعد وغیرہ مسلمانوں نے محمد صاحب کو یہ رائے دی کہ تیرے لئے ایک تخت گاہ محفوظ علیحدہ مقرر کریں اور اسباب ضروری اوس مامن میں رکھدیں۔ اور پھر مشغول محاربہ ہوں۔ اگر ہم غالب آویں تو ہو المراد۔ والا درصورت عکس قضیہ تو اپنے بادپا پر سوار ہوکر اپنے تئیں داخل مدینہ کرنا۔ آنحضرت نے سعد کی رائے پسند کی۔ اور دعائے خیر دی۔ بموجب اشارت اصحاب سعادت انتساب ترتیب دار الامن میں مصروف ہوئے۔ اور آناً فاناً میں بنیاد مترتب کیا۔" (دیکھو تاریخ انبیا صفحہ ۳۰۵ سنہ ۱۲۸۱ھ دہلی)

غنیمت کے مال بانٹنے پر ہمیشہ جھگڑے ہی رہتے تھے۔ اور اسی لوٹ کے مال کی خاطر پہلے لوگ مسلمان ہوئے تھے۔ اور اسی کی ترغیب سے مختلف وقتوں میں مسلمان ہوتے رہے۔ (دیکھو صفحہ ۳۱۰ تاریخ انبیا۔)

ہجری کے سال دوئم میں بیگناہ یہودیوں کا مال و اسباب لوٹا اور انکو مدینہ سے نکال دیا۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ "تمام مال و منال اوس فرقہ بداعمال کا مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔ اور حسب قاعدہ مقررہ بعد اجرائے خمس تقسیم ہو گیا"۔ (دیکھو صفحہ ۳۱۲ تاریخ انبیا)۔

سال سوئم ہجری میں کعب میں اشرف فصیح و بلیغ شاعر کو صرف قریش کا شاعر ہونے کی غرض و جرم مین حضرت محمد صاحب نے ایک حیلہ سو چکر۔ ابو نائلہ و مسلمہ وغیرہ کے ہاتھوں سے قتل کروا ڈالا۔ اور ابو رافع بن ابی الحقیق کو جان نثاران نبوت نے بیگناہ قتل کر ڈالا (دیکھو صفحہ ۳۱۳ تاریخ انبیا سنہ ۱۲۸۱ھ)

جنگ احد کے ذکر میں لکھا ہے کہ جناب سرور کائینات کی پاسبانی و حفاظت میں مہاجر و انصار نے مبالغہ کیا۔ اس لڑائی میں ہی قریشیوں نے اتفاق کیا تھا۔ اسمیں اکثر اصحاب رسول۔ و چار مہاجر اور چھیاسٹھ انصار میدان کارزار میں مارے گئے۔ محمد گڑھے میں گر پڑے پانوں میں خراش آیا۔ لرزہ جاری ہو گیا بڑی مشکل سے طلحہ نے اندر اتر کر کاندھے پر چڑھایا اور عمر نے آہستہ آہستہ ہاتھ

پکڑ کر باہر کو کھینچا۔ اور جسوقت سرور کائنات باہر نکلے۔ تو حضرت کو مجروح دیکھا۔ اور دندان مبارک کو شہید پایا۔ زخموں سے خون جاری ہی تھا۔ عام تشویش پھیل گئی تھی۔ کہ محمد مر گیا۔ امیر حمزہ وغیرہ مارے گئے۔ قریش کی عورتوں نے اونکی ناک کان کاٹ لئے،، (صفحہ ۱۳۱ و ۱۳۷ تاریخ انبیا ۱۸۳۱ھ)

(اگر خدا کرتا۔ کہ وہ ایک ذرہ سی اور ہمت کرتیں۔ دین اسلام کا نام ونشان نہ رہتا۔ مگر افسوس کہ سستی کی۔ داناؤں نے سچ کہا ہے۔ کار امروز بفردا مفگن۔

حضرت کے مرنے پر خوب اختلاف لبغض وعناد عرب میں پھیلا۔ ہر ایک گروہ ریاست کا طالب تھا۔ اور دوسرے کا مخالف (دیکھو تاریخ انبیا صفحہ ۱۷۱ سے ۳۷۲ تک)

رسالہ معجزات میں لکھا ہے۔ کہ بعد وفات حضرت بہت قبائل عرب مرتد ہو گئے

سورۃ المائدہ کی اس آیت پر۔ ؎

یاایہا الذین آمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکافرین ویجاہدون فی سبیل اللہ۔

تفسیر جلالین میں لکھا ہے ”بالفک والادغام یرجع الی الکفر اخبار ایما علم اللہ تعالے وقوعہ وقد ارتد جماعۃ بعد موت النبی صلے اللہ علیہ وسلم ہم قال صلے اللہ علیہ وسلم ہم قوم ہذا واشار الی ابی موسی الاشعری رواہ الحاکم فی صحیحہ عاطفین علی المومنین اشد علی الکافرین یجاہدون فی سبیل اللہ“۔ دیکھو صفحہ ۳۰۸ جلد اول)

اور حاشیہ قران پر لکھا ہے۔ ”این در زمان حضرت ابو بکر صدیق متحقق شد ومہاجران وانصار وتابعان ایشان با مرتدان جہاد کردند“۔ (صفحہ حاشیہ ۱۰ از ترجمہ شاہ ولی اللہ)

اسی پر تفسیر حسینی والے نے لکھا ہے۔ کہ بعد از وفات حضرت رسالت پناہ تمام عرب مرتد شدند۔ الا اہل مکہ ومدینہ وعبد القیس از بغداد ان و بوخ از دادن زکوۃ باز ایستادند وجمع بر مسیلمہ کذاب وطلحہ اسدی وسجاح کاہنہ جمع شدند۔ وبر کذب

سلہ اسکا ترجمہ یہ ہے۔ اے مومنان ہر کہ از شما برگردد از دین خود۔ پس خواہد آورد خدا گروہی را کہ دوست میدارد ایشانرا وایشان دوست میدارند او را متواضع اند برائے مومنان۔ ودرشت طبع اند بر کافران جہاد میکنند در راہ خدا۔

ایشان اعتراف کردند۔"*

اور صحیحین میں ابو عبیدہ سے مروی ہے۔ کہ "جبوقت وفات محمدؐ کی خبر مکہ میں پونچی۔ اکثر اہل مکہ نے چاہا۔ کہ محمدی اسلام سے منحرف ہوویں۔ چنانچہ الحاب عامل مکہ کئی روز تک خوف کے مارے گھر سے نہ نکلا"۔

پھر لکھا ہے۔ "کہ محمدؐ کے مرنے پر جو لوگ اسلام سے پھر گئے وہ بھی تلوار سے مغلوب کئے گئے" (فتوح الشام جلد اول صفحہ ۱۵)

آخرکار یہہ فساد بڑھتے بڑھتے نوبت یہاں تک پہونچی کہ خلافت علی کے وقت میں طلحہ و زبیرؓ و عائشہ زوجہ محمدؐ صاحب و معاویہ علیہ الرحمۃ والی ملک شام کا حضرت علی و دیگر مسلمانوں کے ساتھ جنگ ہوا۔ بی بی عائشہ نے طلحہ کی ترغیب و صلاح و الفت سے جنگ کیا۔ سب شام کے مسلمان علی کی مارنے پر مستعد تھے۔ جس میں حضرت علی معہ ایک لاکھ ساٹھ ہزار فوج کے اور حضرت معاویہ وغیرہ بھی مع لشکر کثیر کے کنارہ فرات پر جنگ کرنے آئے۔ چھہ ماہ لڑائی ہوتی رہی۔ ستر ہزار آدمی علی کی طرف کے اور ایک لاکھ بیس ہزار معاویہ کی طرف کے مسلمان مارے گئے۔ معاویہ نے صلح کا پیغام بھیجا۔ علی نے نامنظور کیا تاآنکہ جنگ لیلۃ الہریر واقع ہوئی۔ اس جنگ میں طرفین کے اور ۳۶ ہزار آدمی مارے گئے۔ آخرکار (۱۲۰۰۰۰ ۷۰۰۰۰ ۳۶۰۰۰ کل ۱۹۶۰۰۰)۔ ایک لاکھ چھیانوے ہزار مسلمانوں کے خون کے بعد صلح ہوئی۔ ابن ملجم مصری مومن ایماندار نے ایک عورت کے نکاح کی عوض میں علی کو مار ڈالا۔ اوس قطامہ ملعون ایماندار مومنہ نے اپنے مہر میں علی کا قتل لکھوایا تھا" (اس طرح عرب میں دین اسلام بڑھا اور حکم ہوا (دیکھو تاریخ انبیا صفحہ ۵۴۳ و ۵۴۴ سنہ ۱۲۸۱ھ دہلی)۔

جو لوگ مسلمان ہوتے تھے۔ اونکو مال و اولاد واپس ملتا تھا۔ قتل سے بچ جاتے تھے۔ اسواسطے اکثر قبیلہ عرب جب لڑتے لڑتے خون کی ندیاں بہاتے بہاتے تنگ آگئے۔ تب لاچار بالجبر مسلمان ہوگئے۔

چنانچہ لکھا ہے "غزوہ طایف میں بعد فتح کے ایک جماعت ہوازن نے اسلام قبول کیا - اور آپ نے بمقتضائے عطوفت جبلی مال اور انکی اولاد اونکو واپس دیا - پہر مالک بن عوف کہ سردار قوم لشکر کفار حنیں وطایف تہا - عاجز ہو کر مشرف باسلام ہوا - سو شتر معہ اہل وعیال اونکو انعام فرمائے - اور اونکو اوڈ طایف کے عامل کیا -" (دیکہو تاریخ انبیا صفحہ ۳۶۰ سنہ ۱۲۸۱ھ)

ذکر سال نہم میں لکھا ہے - کہ گروہ گروہ قبایل عرب کے شوکت وترقی اسلام کی دیکہہ کر شرف اندوز اسلام ہوئے - یہان تک کہ نام اس سال کا سنتہ الوفود کہتے ہین" (صفحہ ۳۶۱ تاریخ انبیا سنہ ۱۲۸۱ھ)

پہر لکھا ہے - کہ الغرض علی التواتر فتح پر فتح نصیب اولیاء دین محمدی کے ہوئین اور گروہ گروہ مخلوق اہل شرک وبدعت سرگردان وپریشان وادی ادبار وانکسار کے ہو گئے - اور حلقہ اطاعت اسلام مین داخل ہو کر رسوم کفر وبدعت کو بہول گئے" - (تاریخ انبیا صفحہ ۳۸۹ و ۳۹۰)

روم کس طرح مسلمان ہوا

جس طرح ہم نے عرب کی بابت تواریخ معتبرہ کی شہادت سے ثابت کیا ہے - کہ وہ کس جور وظلم سے مجبور ہو کر مسلمان ہوا - اور کس قدر لوٹ گہسوٹ سے دین محمدی کس غرض سے پہیلایا گیا - وہی حال بعینہ روم وشام کا ہے چنانچہ مفصل حال اس کا فتوح الشام مین مندرج ہے - اور درحقیقت وہ دیکہنے اور دین اسلام کی قدر جاننے کیواسطے عمدہ کتاب ہے -

معاذ بن جبل نے جو ابو عبیدہ کیطرف سے سفیر بنکر گیا تہا - اوس نے بطارقہ حاکم روم کو کہا - کہ یا تو ایمان لاؤ قران ومحمد پہ یا ہمیں جزیہ دو - ورنہ اس نزاع کا فیصلہ شمشیر کریگی ہوشیار رہو" (دیکہو تاریخ انبیا صفحہ ۴۱۳ سنہ ۱۲۸۱ھ)

پہر لکہا ہے - ابو عبیدہ نے جو عرضی امیر المومنیں عمر کو لکہی - اوسمیں لکہا تہا

کہ لشکر اسلام اطراف وجوانب کو اسواسطے روانہ کیا ہے - کہ ہر طرف جاؤ - جو
دین قبولیں - اونکو امان دو اور جو دین متین نہ قبول کرین اونکو تیغ بیدریغ
کا رزق کرو،، (صفحہ ۱۰۴ تاریخ انبیا سنہ ۱۲۸۱ھ)

حضرت ابوبکرؓ نے اسامہ کو سپہ سالار مقرر کرکے بالشکر جرار غزا و جہاد کے
واسطے شام کے ملک میں بھیجا - اوس نے وہان جاکر وہ قلع قمع کیا - کہ تمام کفار
کا ناک میں دم کیا اور گھبرا کر اپنے مواطن و مساکن کو چھوڑ بھاگے - اور
مارتا دھاڑتا وہان تک جا پہونچا اوس حوالی کی مخلوق سے بہت بدلا لیا
اور پھر سالماً و غانماً بہت اسباب غنیمت لیکر خدمت خلیفہ رسولؐ میں حاضر ہوا
اوس وقت اہل بغض و عناد کی کمر ٹوٹ گئی - کیونکہ اون نادانون کا گمان تھا
کہ اب اسلام میں بند و بست نرہیگا - اور اس قدر قوت نہ ہوگی کہ جہاد کرسکیں
(دیکھو تاریخ انبیا صفحہ ۳۷۶ و ۳۷۷ سنہ ۱۲۸۱ھ)

شام کی فتح کے واسطے جو خطوط بہ طلب اہل مکہ معظمہ کے واسطے جہاد کے
حضرت ابوبکر صدیق نے لکھے - اوسمین لکھا ہے - کہ اے جہاد عدوہم و فتوح
بلاد الشام (دیکھو صفحہ ۱۳ جلد اول فتوح الشام) مطبوعہ نولکشور سنہ ۱۲۸۶ھ

پھر وہی فاضل مورخ - جب لوٹ کا مال بہت ہاتھ آیا - اوسموقعہ پر
لکھتا ہے - کہ یزید بن ابی سفیان و ربیعہ بن عامر سرداران لشکر نے کہا - کہ
مناسب ہے - کہ سب مال جو رومیون سے ہاتھ لگا ہے - حضرت صدیق کے
حضور میں بھیجا جاوے - تاکہ مسلمان اوسکو دیکھکر قصد جہاد رومیون کا کرین،،
(فتوح الشام جلد اول صفحہ ۱۳ سنہ ۱۲۸۶ھ)

حضرت ابوبکر صدیق بروقت روانگی ملک شام کے یہہ وصیت عمرو بن
العاص کو کرتے تھے - کہ ڈرتے رہو خدا سے اور اوس کی راہ میں جہاد اور کفارون
کو قتل کرو،، (جلد اول فتوح الشام صفحہ ۱۹)

ایک جنگ میں بملک شام چھ سو قیدی پکڑے آئے - عمرو بن العاص نے

اونپر دین اسلام پیش کیا۔ پر کوئی شخص مسلمان نہ ہوا۔ پھر حکم ہوا کہ اونکی گردنیں ماری جائیں۔ (جلد اول فتوح الشام صفحہ ۴۵ نولکشور)

دمشق کے محاصرے کی جنگ میں لکھا ہے۔ پھر خالد بن الولید نے کلوجس و عزرائیل کو اپنے سامنے بلا کر اونپر اسلام عرض کیا۔ مگر انہوں نے انکار کیا۔ پس بموجب حکم خالد بن الولید کے ضرار بن الازور نے عزرائیل کو اور رافع بن عمیرۃ الطائی نے کلوجس کو قتل کیا۔ (فتوح الشام جلد اول صفحہ ۳۵ نولکشور)

فارس (ایران) کسطرح مسلمان ہوا

اس کا حال روضۃ الصفا جلد دوم۔ و کتاب منتخب التواریخ میں لکھا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے۔ کہ عمر نے بعد خلیفہ ہونے کے لشکر عرب کو یہ حکم دیکر ایران میں بھیجا۔ کہ اگر اوس ملک کے لوگ خوشی خوشی دین محمدی قبول کریں۔ تو بہتر۔ نہیں تو اون سے محاربہ و مقاتلہ کر کے بزور قرآن کا معتقد اور محمد کا تابع کرو۔ جب کہ ایرانیوں نے دین اسلام قبول کرنے سے انکار کیا۔ تو لشکر عرب نے لڑائی شروع کر کے تین بار ایران کی سپاہ سے شکست کھائی۔ مگر چوتھی بار اونپر غالب ہو کر دریائے فرات کے گرد نواح کے ملک پر دخل کیا۔ اس کے بعد شہریار کا بیٹا یزدجرد کہ خسرو پرویز کے نواسوں اور ساسانیہ بادشاہوں میں سے آخری بادشاہ تھا۔ ایران کے تخت پر بیٹھا۔ اوسوقت سعد ابن وقاص نے جو عرب کے لشکر کا سردار تھا۔ گویا ایرانیوں کو محمدی بنانے کا ٹھیکہ دار تھا۔ یزدجرد کے پاس ایلچی بھیجا۔ تاکہ اوسے دین محمدی قبول کرا دے۔ اور اگر وہ قبول نہ کرے۔ تو لڑائی کرے۔ لیکن یزدجرد نے اوسکی بات نہ مانی۔ بلکہ خفا ہو کر لڑائی کی تیاری کا حکم دیا۔ اور بہت سی سپاہ جمع کر کے مقابلہ کیا۔ یہ میدان جنگ مقام قادسیہ پر ہوا۔ آخر فریقین کے مقابلہ کے بعد لشکر ایران نے شکست

کھائی۔ تو کاویانی درفش عربوں کے ہاتھ پڑا۔ اور پھر اکیسوین سال ہجری مین شہر ہمدان کے پاس نہاوند کے میدان میں دوبارہ لشکر عرب نے سپاہ ایران کو شکست دیکر سارے ایران پر قبضہ کر لیا۔ اور یزدجرد بھاگ کر مرو کے پاس ایک آسیابان کے ہاتھ سے مارا گیا۔ اور اسطرح تمام ایران خلفاء کے تحت حکومت میں آگیا اور دو سو برس عربوں نے اوس ملک میں حکومت کی۔ اکثر ایرانیوں نے خلفا اور انکے لشکر کے ڈر سے محمدی مذہب قبول کیا۔ اور جنھوں نے قبول نہ کیا وہ عربوں کے ہاتھوں سے قتل ہوئے۔ یا وطن سے نکلکر بلوچستان۔ افغانستان ہندوستان کی طرف بھاگ گئے۔ چنانچہ ان کی نسل ابتک ان ملکوں میں باقی اور زردشتی طریق میں ہو کر گبر کہلاتے ہین۔"

خلاصہ سبب کا یہہ ہے۔ کہ ایرانیوں نے خدانخواستہ کچھ اس سبب سے دین محمدی قبول نہیں کیا کہ اس طریق میں تعلیم پا کر اور قران کے مطلب اور معنے کو سمجھ کر یا سوچکر دریافت کیا ہو کہ قران زردشتی مذہب پر (معاذ اللہ) غالب ہے۔ بلکہ یہ بات صرف لشکر عرب کے زور و ظلم سے ظہور مین آئی (از طریق الحیات فصل ۲ صفحہ ۵۰)

پھر لکھا ہے۔ "امیرالمومنین۔ عثمان۔ سعید بن العاص را قایم المقام گردانید وسعید در ہمان سال بطرف طبرستان رفت۔ امیرالمومنین۔ حسن۔ حسین علیہما السلام نیز دران یورش تشریف داشتند۔ واز میامن قدوم حسنات لزوم ایشان ولایت جرجان کہ دارالملک استرآباد است۔ مفتوح شد و عوض صلح مردم جرجان دو لیست ہزار دینار تسلیم کردند۔ و اسلام آوردہ خانہ خویش آباد گردانیدند۔ (تاریخ فرشتہ صفحہ ۱۶ ذکر ظہور اسلام۔)

عربی زبان کے مشہور و معروف فاضل ڈاکٹر لائیٹنر صاحب فرماتے ہین۔ حضرت عمر ۶۳۴ء میں خلیفہ ہوئے۔ کسریٰ (نوشیروان) کے ایوان کو خراب کیا اور کتاب خانوں کو جلایا۔ اور پانی میں ڈبویا اور یہی حال سکندریہ کا کیا۔" (دیکھو سنین الاسلام حصہ اول صفحہ ۳۰ سنہ ۱۸۸۰ع)

عربی زبان کے مشہور و معروف فاضل ڈاکٹر لٹینر صاحب بہادر فرماتے ہیں کہ "عمر کی خون آشام تلوار نے سارے ایران کو مسلمان کیا - جو بچ سکے - وہ غریب الوطن ہو کر افغانستان - بلوچستان - ہندوستان میں آ گئے - جو اتبک موجود ہیں" (دیکھو سنین الاسلام حصہ اول)

پھر ایک لایق مورخ مولوی ذکا اللہ صاحب فرماتے ہیں "پارسی بمبئی میں کثرت سے رہتے ہیں - اونکے یہاں آباد ہونیکا سبب یہ ہے - کہ ساتوین صدی میں جب ایران میں اہل اسلام کا تسلط ہوا اور ساسانیوں کا خاندان تہ و بالا ہوا تو یہہ خوف کے مارے ادہر بھاگ آئے - وہ اپنی ہی رسم و آئین کے پابند بدستور چلے جاتے ہیں" (دیکھو تاریخ ہند حصہ اول فصل دوئم صفحہ ۸)

پھر ایک اور تاریخ میں جو بلحاظ تحقیقات کے بہت زیادہ معتبر ہے لکھا ہی خلیفہ عمرؓ نے ایران کی لغتوں کو سب اہل شکر کو یاد کرا کر کہا کہ یہ لغمت و غنیمت ہاتہہ نہ آئیگی - جب تک کہ سفر کو اوپر حضر کے اور محنت کو اوپر راحت کے مقدم داختیار نہ کرو گے - مناسب ہے کہ تم تساہل کو روا نہ رکھو - اور جہاد و غزا کو مستلزم حصول مرادات دارین سمجھو - چنانچہ ابو عبیدہ کو سپہ سالار کر کے ایک کثیر فوج (بنا بر فتح ایران) روانہ کی" - (دیکھو تاریخ انبیا صفحہ ۱۱۴)

جاپان نام ایک بہادر ایرانی جب مقابلہ میں گرا - اور منتظر اوسکا سر کاٹنے لگا - تب اوس نے ڈر کے مارے، کلمہ پڑھا - کہ مین مسلمان ہوں - چنانچہ وہ زمرۂ اہل اسلام میں داخل ہوا - اور بڑا مرتبہ پایا - (دیکھو تاریخ انبیا صفحہ ۱۴۱۲)

یزدجرد بادشاہ ایران کی شکست کا حال لکہتے ہوئے ایک مسلمان مورخ لکہتا ہے - کہ یزدجرد کی فوج کے سردار کو (جو اوس وقت سپہ سالار تھا) ایک بدمعاش نجومی نے گمراہ کر دیا - جس سے وہ بزدل ہو گیا - اور یہی بات عربوں کی فتح کی باعث ہوئی - (دیکھو تاریخ انبیا صفحہ ۱۸۴)

مصر و مراکو وغیرہ کسطرح مسلمان ہوئے

عربی کے فاضل اور تواریخ عرب کے ماہر لایق ڈاکٹر لیٹنر صاحب فرماتے ہیں "حضرت عمر کی خلافت میں ۶۳۸ء مین ابو بکر عمرو ابن العاص نے مصر پر حملہ کیا شہر سکندریہ فتح ہوا - اور لوٹا گیا - کتب خانہ وہان کا ہیزم کی جگہہ جلایا گیا - اس جگہ پہلا کتب خانہ جو بادشاہ ٹولومیر نے مرتب کیا تھا - وہ تو آگے ہی قیصر کے حکم سے جلایا گیا تہا - اوس کے بعد یہہ کتب خانہ طیار ہوا تہا - وہ حضرت عمر کے حکم سے جلایا گیا -" (دیکھو سنین الاسلام حصہ دوم ۱۸۶۷ء صفحہ ۸۰)

ایک خط محمد صاحب کا جو بنام مقوقس بن راعیل حاکم اور بادشاہ مصر اور اسکندریہ کے لکھا تہا - اوس میں یہہ عبارت ہے - والانذار مقاتلہ الکفار حتی یدخلوا الناس بدینی دید خلوا فی ملتی (یعنے خدا نے مجھے حکم کیا ہے -) ڈرانے اور لڑائی کا کفار سے یہان تک کہ در آوین وہ لوگ میرے دین میں اور داخل ہون میرے مذہب مین" (دیکھو فتوح المصر مطبوعہ نولکشور ۱۲۸۶ھ صفحہ ۲۲۴ و ۲۲۵)

پہر لکہا ہے "کہ حدیث میں رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے - کہ الحرب خدعۃ (یعنے لڑائی انصرام پاتی ہے - ساتہ فریب کے" (دیکھو فتوح المصر صفحہ ۲۲۵ نولکشور ۱۲۸۶ھ)

عمرو بن العاص نے بادشاہ مصر کے سامنے بیان کیا - کہ اللہ تعالے نے ذلیل کی ہماری بہ سبب تلوار کے اور اسی تلوار کے سبب سے ذلیل کیا تمہارے لشکریون کو" (دیکھو فتوح المصر ۱۲۸۶ ہجری صفحہ ۲۴۵)

صدہا باشندگان مصر بیگناہ سوئے ہوئے قتل کیئے گئے - اور کچہہ اون سے قید کر لئے گئے - اون کی بابت لکہا ہے - بعد اوس کے عرض کیا - اونپر اسلام کو مگر سبہون نے انکار کیا - پس ماری گئین گردنین اونکی -" (دیکھو تاریخ فتوح المصر صفحہ ۲۴۶ و ۲۴۷)

پولیس قس عباثی پر عرض کیا اسلام - پس انکار کیا - اور کہا کہ بہاگا مین قسم

مصر میں - پڑ ڈالدیا تبکو مسیح نے تمہارے ہاتھوں میں - نہیں شک کرتا ہوں میں اسبات میں کہ مسیح مسلم ہین - اور میں کافر ہوں تمہارے دین کے ساتھہ - پس ماری خالد نے گردن اوسکی،، (دیکھو فتوح المصر سنہ ۱۲۸۶ھ صفحہ ۲۷۴)

تعبرہ سو مرد قبطی قید کیے گئے - جن میں سے حکم ہوا کہ جو اسلام قبول کرے اوسے رہائی دو - ورنہ باقی سب کو مار ڈالو - چنانچہ عرض کیا اسلام کو اونپر خالد نے - پس انکار کی اکثروں نے اور جس نے اسلام قبول کیا چھوڑ دیا - خالد نے اوسکو اور نیکی کی ساتھہ اوسکے اور جس نے انکار کیا - اسلام سے - حکم کیا خالد نے اوسکی گردن مارنیکا،، (از فتوح المصر صفحہ ۲۹۵ سنہ ۱۲۸۶ھ)

اسی تاریخ میں اکثر جگہ لکھا ہے کہ "جب یوں قتل عام شروع کیا - اور لوگونکی جورو دختر وغیرہ پھینسنے لگے - تو بخوف قتل اور امید رہائی کے ہزاروں لوگ مسلمان ہوئے"

(مفصل دیکھو صفحہ ۲۸۴ و ۵۱۲ فتوح المصر)

اور اگر کوئی مفصل حال مکاری - فریب - دروغگوئی سپہ سالاران لشکر محمدیہ کی دیکھنا چاہے - تو دیکھیے (فتوح المصر کے صفحات ۲۲۶ و ۲۲۷ و ۲۴۴ و ۲۶۶ و ۲۷۰ و ۲۰۱)

بلوچستان کسطرح مسلمان ہوا

محمود سنہ ۹۹۷ء میں تخت پر بیٹھا اور سنہ ۱۰۳۰ء میں مرگیا مطابق سنہ ۴۲۱ھ کے چنانچہ لکھا ہی "درہمین ایام خبر رسید - کہ مردم قیرات (قلات) و ناردین - کہ از ممالک سرحد ہندوستان است - قلادہ مسلمان در گردن نینداختہ اند و سر از اطاعت وانقیاد شرع محمدی پیچیدہ بیشتر بت پرست اند - سلطان محمود لشکر جمع آوردہ از قسم نجار و دیگر و آہنگر - و سنگ تراش جمع کثیر ہمراہ گرفتہ رو بآن دیار نہاد - نخست قصد قیرات کردہ مسخرات ساخت - و ظاہرا قیرات جائے است سرد مابین ہند و ترکستان میوہ بسیار دارد - و چون حاکم آنجا اطاعت کرد - و معہ متوطنان آن دیار اسلام آوردہ و سلطان صاحب علی بن ارسلان جاذب را بہ تسخیر ناردین فرستاد - او رفتہ آنجا را مفتوح گردانید چنانچہ بردہ و اموالے بسیار بدست افتاد - و چون بتخانہ بزرگ را کہ در آنجا بود شکستند

سنگے منقور و منقش از انجا بیرون آمد کہ باعتقاد ایشان از بنائے آن چہل ہزار سال شدہ بود سلطان بدانجا رفتہ قلعہ ساخت" (دیکھو تاریخ فرشتہ ذکر سلطان محمود مطبوعہ نولکشور ۱۸۶۵ء صفحہ ۳۱ سطر ۱۲ سے ۱۷ تک)

بتائید رائے کرنل ٹاڈ صاحب کے کچہ شک معلوم نہیں ہوتا ہے - کہ بلوچون کے اکثر فرقے ان جادون کی نسل سے ہیں - جو دوارکا کی آپس کی لڑائی کے بعد سندہ پار چلے گئے - گوت بلوچونکا سمیجہ ([illegible]) کہلاتا ہے اور اس گوت کی وجہ تسمیہ کی نسبت قیاس کیا گیا ہے - کہ جب یہہ لوگ ہندو (آریہ) تھے تو بباعث ہونے اولاد سام لپسر سری کرشن کے سامی (یا سام جا) کہلاتے تھے - یا خود سری کرشن کی نسل مین ہونیکے سبب سے یہہ گوت مشہور ہوا - کیونکہ سری کرشن جی کا ایک نام سیام (یا سام) بہی ہے - (دیکھو تاریخ بلند شہر مطبوعہ ۱۸۷۶ء صفحہ ۳۸۵ و ۳۸۷ و ۳۸۶)

پہر لکھا ہے - حجاج بن یوسف از قبل ولید بن عبد الملک حاکم عراقین بلکہ ملک ایران و توران بود - در صدد تسخیر بلاد ہندوستان شدہ تخت محمد ہارون را در اوایل ۸۶ھ ہجری باسپاہ بر سر ثہور بولانیت مکران فرستاد - چون بانجا رسیدہ آن مملکت را بحوزہ تصرف آوردہ بسیاری از ساکنان آن دیار کہ بلوچان ازان طایفہ اند - بشرف اسلام مشرف گشتہ رعایا بادشاہ نال دیوانی پر داختہ ورواج اسلام دران طرف ازان تاریخ بہم رسید" (فرشتہ صفحہ ۳۱ مقالہ ہشتم نولکشور)

افغانستان کسطرح مسلمان ہوا

اگرچہ اسکا مفصل حال کسی ایک تاریخ میں ہمکو نہیں ملا - مگر جتنا موجودہ تاریخون سے پتہ مل سکا - وہ ہم نذر ناظرین کرتے ہین -

محمد قاسم فرشتہ اپنی تاریخ میں لکہتا ہے " لشکر غور و بادغیس بکابل فرستادہ اہالی آنجا را جبراً و قہراً مطیع و منقاد گردانید" (جلد اول صفحہ ۱۷)

پس صاف ظاہر ہے کہ وہ لوگ بھی قرآن کو فصاحت میں لاثانی جان اور محمد صاحب کو بھی گردان کر مسلمان نہیں ہوئے بلکہ بزور شمشیر مسلمان بنائے گئے۔

ماموں رشید نے جب اسملک میں چڑھائی کی جو ۸۱۲ء کا ذکر ہے اوس کی بابت مولوی محمد شبلی صاحب پروفیسر محمڈن کالج فرماتے ہیں کہ ماموں نے لشکر جرار اس ملک کی تسخیر کیواسطے روانہ کیا۔ چنانچہ اوسی لشکر جرار کے خوف سے بمقابلہ تباہ ہونے کے والئی کابل مسلمان ہوا (مفصل دیکھو ہیروز اسلام جلد دوم)

اور اسی نواح کا ایک اور حاکم بھی اوسکی تلوار کے ڈر سے مسلمان ہوا اور اوسکا بت مکہ میں صفا و مروہ کے درمیان ڈلوایا گیا (ہیروز اسلام)

آنریبل الفنسٹن صاحب سابق گورنر بمبئی فرماتے ہیں کہ قوم جادو سندھ کے پار بعد مرنے کرشن کے جارہی تھی (از تاریخ ہندوستان)

افغان لفظ ہی اصل میں سنسکرت کا ہے - अपगान یعنے بیقاعدہ ہے - راگ جنکا یا جو قوم علم موسیقی سے محروم ہے اور یہہ بات زیادہ تشریح کی محتاج نہیں۔

علاوہ ہیراں ابھی تک افغانستان میں ہزاروں جگہہ اونکے پہلے مذہب کی علامتیں موجود ہیں۔ سوات اور بونیر کے پہاڑوں کی غاروں میں کئی طرح کی مورتیں نکلتی ہیں۔ جو ساری کی ساری ہندوں کے دیوتاؤں کی تصویروں سے مشابہ ہیں۔ کابل سے کئی میل اسطرف بتخاک وغیرہ مقام ہیں اور ایسی ہی تخت باہی اور جمال گڑہی میں بھی ہندو مذہب کے ہزاروں نشان ابھی تک موجود ہیں۔ اور اون کے لباس بھی پورا نے آریوں سے ملتے ہیں۔

کرنیل ٹاڈ صاحب بہت یقین سے قوم جادو کی بابت لکھتے ہین - کہ اقوام افغان
اصل مین یہودی نہتے - یادو تھے - اس بحث کو کرنل صاحب نے بہت قابلیت
کے ساتھ لکھکر ثابت کیا ہے - کہ اونکا یہودی ہونا بالکل غلط ہے - اونکی رائے
اور تحقیقات کی مطابقت اس قوم کی روایتون سے بخوبی ہوتی ہے - مشہور ہے -
کہ دوارکا سے خارج ہونیکے بعد کرشن کی اولاد نے سندھ ندی کے دونون
طرف چند نئی نئی ریاستین قایم کین - اور اونہین جادون کی راجہ گج - والی بھیرہ
اپناراج پچھم کی طرف بڑھایا - اور قلعہ گجنی جواب غزنی لکھا جاتا ہے - تعمیر کرایا
ایک وقت روم و خراسان کے بادشاہون نے متفق ہوکر گجنی پر حملہ کیا - اوس
لڑائی مین راجہ گج مارا گیا - لیکن اوسکا بیٹا سالباہن بچکر پنجاب کو چلا آیا - اور اوس
نے پنجاب میں سلبان پور - یاسلوان کوٹ (جسے اب سیالکوٹ کہتے ہین) آباد کیا
اور چند سال بعد پھر گجنی پر دخیل ہوگیا چنانچہ عرب سے سلمانون کی آمد تک اوسی کی
ورثاء افغانستان مین حکمرانی کرتے رہے - کہتے ہین کہ مغلون کی قوم چغتا لیجئے
چغتائی کا مورث چکیتو نبیرہ سالباہن تھا - آٹھوین یا نوین صدی عیسوی میں جادو
پنجاب سے نکالے گئے - تب انھون نے لکھی جنگل مین پناہ لیکر اول شہر تنوٹ پھر
دیراول پھر جیسلمیر اوسی جنگل میں آباد کئے - زوال کے دنون میں بہتیری
جادو جاٹ کہلائے - بلکہ ہوگئے - اور بہتیرے اور قومون میں مل گئے - جو خالص
رہے - وہ بھٹی جادو کہلانے لگے - ،، (دیکھو تاریخ راجستان حالات جیسلمیر)

"چند سال ہوئے جبکہ فوج انگریزی کی مہم ستانہ پر ہوئی تھی - اوسی ایام
مین تائید رائے کرنیل ٹاڈ صاحب کے تحقیق ہوا تھا - کہ علاقہ یوسفزائی
مین پٹھانون کی ایک قوم ابتک جدون (جادون) کہلاتی ہے - اور اوسکی قدیم
روایتون کا خلاصہ یہہ ہے - کہ اصل مین جادو تھے - کسی زمانہ میں گجرات سے آکر یہان
آباد ہوئے ،، - (تاریخ بلندشہر صفحہ ۳۲۱ و ۳۲۲)

نوٹ - نامہ نگار کو کئی سال تک بہنگام ملازمت سرکاری پٹھانون کی درمیان رہنا پڑا

ہر طرح کی تحقیقات سے یہی ظاہر ہوا۔ کہ وہ لوگ اصل میں جادون تھے۔ یوسف زائی کے علاقہ سے اوپر غیر علاقہ ہے۔ اور اوس تپہ کا نام جیدون یا گدون ہے۔ اور صرف یہی نہین۔ بلکہ وہان کے دیہات یا مقامات کے نام ابتک سنسکرت اور آریہ قوم کے معلوم ہوتے ہین۔ جیسے رانی گھاٹ۔ کاٹ لنگ۔ سواتھ۔ بونیر یا بھونیر یتراہ۔ یم رودہ۔ یا جم رودہ۔ مہمند۔ یا مہامند۔ چترال۔ قلعہ مینا رام۔ پشاور کے علاقہ کا اصلی نام قصبہ ملگرام۔ اوڈسی گرام۔ ٹدہ بیر۔ متھرہ۔ اوتم ابلاش یا اوتما بلاق۔ کھٹک یا خٹک۔ یا کھشکا۔ گڑہی۔ گوجر گڑہی وغیرہ۔ پس درحقیقت پٹھان جادون۔ یادون کے خاندان سے ہین۔ اور کافرستان جو کہ کابل۔ کشمیر۔ چترال تاتار کے درمیان سیکڑون میل کا ملک ہے۔ اوسمین ابتک وہ جادون بنسی لوگ رہتے ہین۔ پس یہ سارے لوگ جبراً و قہراً مسلمان ہو کر اپنے ست دہرم سے ہٹا کر محمدی بنائے گئے۔

جادو سے جاٹ کہلانیکا یہ سبب معلوم ہوتا ہے کہ جب جادون لڑنے ذو راجپوت تھے کھیتی باڑی شروع کی اور آوارہ گردی اور ودیا کی نہ پڑہنے کے سبب اصلیت بھول گئے تو جٹ۔ آریہ ورت کی اکثر زبانون کے اندر بدلتا ہی اور فارسی میں بھی سنسکرت کی جات کا زادہ ذات بنجاتا ہے۔ پس بعضے سرحدی ملکونمین جہان جادو کے تھوڑے گھر ہوئے اور جاٹون کی زیادہ تو جادو سے جاتو اور جاتو سے جاٹو بنا اور بہت جلد جاٹ ہو گیا ✽ ✽ ✽

اس کے سوا میری رائے میں قوم جاٹ اصل میں جادو ہیں۔ اصل میں یہ شبد یادو تھا یادو سے جادو بنا۔ جیسے آریہ سے آرج۔ بعد اسکے غلط العام سے جاتو اور جات ہو کر جاٹ ہو گیا۔ اور انہین لوگون نے جزیرہ جٹ لینڈ وغیرہ آباد کئے۔ اکثر مقامات پر اسی جادو قوم کی نشان ملتے ہین ✽

ہندوستان کسطرح مسلمان ہوا

مولوی ذکاء اللہ صاحب پروفیسر فرماتے ہین۔ یہ اصلی مسلمان کل مسلمانون سے

جواس ملک مین آباد ہین - آدھے ہونگے - باقی آدھے ایسے ہی مسلمان ہین جو ہندؤن سے مسلمان ہوئے ہین - مردم شماری سرکاری سے معلوم ہوتا ہی - کہ ہندوستان میں چار کروڑ دس لاکھ مسلمان رہتے ہین - گو انمین سے زیادہ مسلمان ایسے ہیں - جو ہندؤن سے مسلمان ہوئے ہین - گو اسلام نے اونکے عقائید کو بدل دیا - مگر اونکی رسم و رواج کو نہ بدل سکا - گو وہ آپسمین مل جُل کہانے پینے لگے - مگر شادی بیاہ میں ابتک گوت بچاتے ہین - کہانے پینے میں بہی انگریزون کے ساتھہ ایسا پرہیز کرتے ہیں جیسے ہندو - غرض اسلام کا اثر ہندؤن پر ایسا نہیں ہوا - جیسا کہ ہندؤن کا اثر اسلام پر ہوا (دیکہو تاریخ ہند حصہ اول فصل دوم صفحہ ۹)

اب ہم بتلاتے ہین کہ اتنے جو مسلمان ہیں - یہہ کسطرح مسلمان ہوئے ہین اور کب سے ہوئے ہین - اور سب سے پہلا مسلمان اس ملک میں کون ہے -

(ملک ہندوستان میں سب سے اول مسلمان) باپا راجپوت والی چیتوڑ نے سنہ ۸۱۲ء میں کہمات کے حاکم سلیم کی لڑکی سے شادی کر لی - اور مسلمان ہوا مگر مسلمان ہوکر مارے شرمندگی کے خراسان چلاگیا - پہر نہ آیا - اوسکا ہندو بیٹا تخت پر بیٹہا" (دیکہو آئینہ تاریخ نما صفحہ ۲ سنہ ۱۸۸۱ء)

خلیفہ عمر نے بہی کچہہ فوج ہندوستان کی فتح کیواسطے بہیجی - لیکن اوسکا سپہ سالار پہلی ہی لڑائی مین مارا گیا - پہر خلیفہ علیؓ نے لشکر بہیجکر کچہہ ملک سندہ کے کنارے کا فتح کیا - لیکن علی کے مارے جانے پہ وہ لشکر اوس ملک کو آپ ہی چہوڑ کر چلا گیا" - (دیکہو آئینہ تاریخ نما صفحہ ۲ سنہ ۱۸۸۱ء)

سنہ ۸۱۲ مین خلیفہ مامون رشید نے بڑے لشکر کے ساتھہ ہندوستان پر چڑہائی کی باپا کا پوتا اوسوقت چیتوڑ کا حاکم تہا نام اسکا راجہ کہمان تہا - اوس سے اور مامون سے چوبیس لڑائیان ہوئین - لیکن آخر مامون شکست کہا کر ہندوستان سے بہاگ گیا (صفحہ ۲ آئینہ تاریخ نما سنہ ۱۸۸۱ء اور دیکہو مفتاح التواریخ صفحہ ۷ سنہ ۸۳ طبع ثالث حصہ اول)

(ہندوستان کا دوسرا مسلمان) راجہ سکہہ پال نام محمود کی ہاتہہ بسبب طمع

حکومت کے مسلمان ہوا مگر لکہا ہے کہ جب محمود بلخ کی طرف گیا تو اوس نے
پہر ہندو بن کر اوس کی اطاعت سے سر پہیرا۔ محمود نے سنہ [illegible] مین اوسے
پکڑ کر جنم بہر کے لیئے قلعہ مین قید کر دیا،، (صفحہ ۹ آئینہ تاریخ نما سنہ ۸۱ء
اور مفتاح التواریخ صفحہ ۹ سنہ ۴۳ حصہ اول)

اب ہم محمود کی ہندوستان پر آنیکی وجہ بتلاتے ہین۔

لیتھبریج صاحب فرماتے ہین کہ محمود کا ہند کی دولت پہ تو دانت تہا ہی۔ مگر
ساتہہ ہی یہہ بہی آرزو تہی کہ بڑے بڑے تا بنکے راجپوتونکو تلوار کے زور سے
دین اسلام مین داخل کرے۔ اور اسکا سبب زیادہ تر یہہ ہوا کہ خلیفہ بغداد نے
اوسکی مذہبی جوش کو دیکہ کر ایک گران بہا خلعت اون کے پاس بہیجا۔ اور
امین الملتہ و یمین الدولتہ کا خطاب دیا تہا۔ پس محمود نے یہہ عہد کر لیا کہ دین اسلام
کے پہیلانے کے لیئے ہر سال ہندوستان پہ حملہ کرونگا،،۔ دیکہو (مختصر تواریخ
ہند سنہ [illegible] لاہور صفحہ ۸۴) اور (تاریخ ہندوستان صفحہ ۸۶)

پہر لکہا ہے کہ دوسرے مذہب والونکو بزور ستی مسلمان بنالینا۔ یہہ
اوس مذہب والوں کے نزدیک اون دلون نام پیدا کرنیکے لیئے ایسی ایک بڑی
بات تہی کہ محمود سا حوصلہ وار اس عجیب بینظیر ملک کو چہوڑ کر کب کسی دوسرے
ملک پہ دل چلاتا بہلا امرت پہل چہوڑ کر وہ کب اندراین کہاتا،،۔ (صفحہ ۸ آئینہ
تاریخ نما سنہ ۱۸۸۱ء)۔

تاریخ یمینی مین لکہا ہے کہ محمود نے گنگا کے کنارے ۱۰ ہزار کے
قریب مندر توڑے۔ اور اپنے سپاہیونکو لوٹنے اور قیدی لینے کی اجازت
دی۔ جسنے جدہر راہ پائی بہاگ گئے۔ سب بیوہ اور یتیمون کی طرح پریشان
ہوئے۔ جو نکل نہ جا سکے قید کئے گئے،، (صفحہ ۱۰ آئینہ تاریخ نما سنہ ۱۸۸۱ء)

پہر لکہا ہے۔ سنہ ایکہزار ایک عیسوی مین محمود نے ہندؤن پہ جہاد کیا
اور بارہ دفعہ ہندوستان پہ آیا،، (تواریخ ہندوستان صفحہ ۸۱)۔

پہر لکہا ہے "محمود کی غرض ان حملون مین جہاد کرنے اور ملک کی دولت لوٹنے سے تہی،، (صفحہ ۸ مفتاح التواریخ ۱۸۸۲ء)

متہرا کے شہر مین شاہ محمود شمشیر بکف ہوکر گہس گیا اور تمام بتون کو پایمال و مسمار کیا طلائی و نقری اصنام کو گلا ڈالا،، (تاریخ ہندوستان صفحہ ۸۲)

محمود راستہ مین متہرا کو تباہ کرتا گیا۔ بیس دن تک اوسی لوٹا۔ اور مورتونکو توڑا اوسکے مندرون مین بڑا بڑا کام کیا۔ سو اونٹ نری توڑی ہوئی چاندی کی مورتون سے بہر کر لے گیا۔ پانچ مورتین خالی سونے کی تہین۔ اون مین ایک کا وزن ہمارے حساب کے چار من سے اوپر تہا۔ برہمن کو قتل عام کیا۔ راجا اپنے بال بچون کو مار کر آپ بہی مر رہا۔ اس بار محمود یہان سے پانچہزار تین سو آدمیونکو غزنی لے گیا۔ (صفحہ ۱۱ آئینہ تاریخ نما ۱۸۸۱ء اور مفتاح التواریخ حصہ اول صفحہ ۱۰ ۱۸۸۳ء)

دوسرے برس محمود نے پانچوین بار ارادہ جہاد کا کشور ہند پر کیا۔ اسکے دل مین ہوا تسخیر نگر کوٹ جسکو قلعہ بہیم بہی کہتے ہین۔ اور جوالا مکہی یعنے چشمہ آتش سے (جو محل عجائب مخلوقات کا ہی۔ کچہہ دور نہین۔ پیدا ہوئی۔ جتنا مال اوسمین تہا۔ غارت کیا اور غزنی کو ساتہہ غنیمت بیقیاس کے مراجعت کی وہان جاکر اس نے بڑی ضیافت کی اور اپنی رعایا کو غنائم بے حساب ہند سے خبردار کیا،، (تواریخ ہندوستان صفحہ ۸۰ ۱۸۸۱ء)

تہانیسر کا بت خانہ مسلمانون کے قبضہ مین آیا۔ انہون نے اوسے تاراج کیا اور بتونکو توڑا۔ اور ایک بت جو انکے بڑا معزز اور نامی تہا۔ اوسے ولائت غزنی کو بہجوا دیا تاکہ اسپر مسلمان قدم رکہین۔ اوسے پائمال کرین۔ دو لاکہہ ہندو معتقدین غلامی میں بہیجے گئے۔ اور بہ سبب کثرت ان غلامون کے شہر غزنی مثل شہر ہندؤن کے معلوم ہوا،، دیکہو صفحہ ۸۸ تاریخ ہندوستان ۱۸۸۱ء

ہندو اس قدر بندی مین آئی کہ قیمت اونکی دو دو روپیہ ہوگئی،، (صفحہ ۳۸ تاریخ [illegible])

محمد غوری کے ذکر مین لکہا ہی کہ وہ بنارس مین گیا۔ اور اس شہر کو لوٹا

اور بُت خانے خاک میں ملائے" (صفحہ ۱۰۵ تاریخ ہندوستان)

محمد غوری نے دلاوری فطری سے گکھڑوں پر یورش کی - اور انہیں ایسا تنگ کیا کہ صرف اُنہوں نے اطاعت ہی قبول نہ کی - بلکہ مسلمان ہو گئے" - (صفحہ ۱۰۷ تاریخ ہندوستان)

بختیار نے گوڑ میں عبادت گاہوں ہنود کو مسمار کیا - اور اونکے سنگ و خشت وغیرہ سے مساجد - و مدارس - کاروانسرائے تیار کرائے" (صفحہ ۱۱۳ تاریخ ہندوستان)

علاؤ الدین کے حکم سے ایک مسجد بجائے بتخانہ سومنات کے تعمیر ہوئی - شہر پٹن جسکی تمام عمارت سنگ مرمر کی تھی - خاک میں مل گیا - اور مورت بدہ کو گرا دیا - اور کتب مستعملہ باطلہ رسومات ہنود کو جو موافق طریقہ بدہ یا پرانوں کے تہیں جلا دیا -

نوٹ - اس مہم میں ایک غلام خوبصورت کافور نام - اور کولا دیوی بی بی راجہ کی جو حسن و جمال میں نظیر بیچ ہندوستان کے نہ رکھتی تھی - ہاتھ آئی - یہ عورت حرم سرا شاہی میں داخل ہوئی - اور کافور زمرہ نوکران دربار میں مقرر ہوا اور ایسا ہی دیول دیوی کا لوٹ لانا اور حرم سرا میں داخل ہو جانا" (دیکھو صفحہ ۱۲۹ و ۱۳۴ ال تواریخ ہندوستان)

ضیاء الدین برنی اپنی تاریخ فیروزشاہی - اور ابوالقاسم اپنی تاریخ فرشتہ میں لکھتے ہیں (بذکر علاؤالدین خلجی)

"کہ بادشاہ نے ایک روز قاضی مغیث سے سوال کیا - کہ کس ہندو کو ذمی اور خراج گذار سمجھنا چاہیے - جواب دیا کہ جو نہایت درجہ کی اطاعت کرے اور اپنے مذہب کی اہانت ہونے پر بھی محصل کا حکم بجا لاوے - اور بلا عذر خراج ادا کر دے - اگرچہ کافروں کا قتل کرنا بہر کیف جائز ہے - لیکن امام حنفی کا مسئلہ ہے - کہ قتل کی بجائے کافروں سے جزیہ لیا جاوے - اور جزیہ کے وصول کرنے میں ایسی تنگ طلبی ہو کہ انکو تکلیف حتی الامکان قتل کے قریب پہونچے - بادشاہ نے فرمایا کہ اگرچہ میں تمہاری کتابوں سے ناواقف ہی ہوں - تو بھی اپنی عقل کے زور سے وہی کام کرتا ہوں

جسکی اجازت پیغمبر نے دی ہے۔ اسی بادشاہ کے روبرو ایک روز قاضی نے عرض کیا تھا
کہ اے حامی اسلام تیرے عہد سلطنت میں ہندو اس ذلت و مصیبت کو پہونچے ہیں
کہ انکے زن وبچہ مسلمانون کے دروازوں پر بہیک مانگتے پھرتے ہیں۔ اس عمدہ نتیجہ کی تعریف
تمکو مبارک ہو۔ اور میں کفیل ہوتا ہوں۔ کہ اگر اس نیک کام کے عوض میں تیری زندگی
کے تمام گناہ معاف نہ کئے جاویں۔ تو قیامت کے دن تو میرا دامنگیر ہونا" (دیکھو تاریخ بلندشہر
۱۸۷۶ء صفحہ ۱۷) اور (دیکھو اتہاس تمرناشک صفحہ ۶۱ جلد سوم بار اول ۱۸۸۳ء) اور تاریخ
فرشتہ صفحہ ۱۱۰ مقالہ دوم)

"جبراً اسلام قبول کرانے کا جوش جو محمد تغلق کے بعد فرو ہوگیا تھا۔ سکندر
لودہی کے عہد میں ترقی پر آیا۔ لیکن اوسی کی زندگی تک رہا" (صفحہ ۲۰ تاریخ بلندشہر ۱۸۷۶ء)

عالمگیر اورنگ زیب کی سلطنت کے نشانون میں سب سے زیادہ نمایان نشان
اس ضلع (بلکہ ساری ہندوستان) میں چند نومسلم خاندان باقی ہیں۔ اس بادشاہ کی مذہبی
طرفداری کا ایک چھوٹا سا نمونہ یہہ ہے۔ کہ قصبہ آہار کے ناگر مسلمانوں کے اسناد
کہنہ کے طومار میں ہمنے ایک پروانہ دیکھا ہے۔ جس میں یہان کے حاکم کو عالمگیر نے لکھا
تھا۔ کہ چودہریان آہار (ضلع بلندشہر) کا خاندان بہت بڑہ گیا ہے۔ اور ہر ایک شخص
عہدۂ چودہرایت کا کام کرنا چاہتا ہے۔ اس سے رعایا کو تکلیف ہوتی ہے۔ آئندہ کو مناسب
کہ کل خاندان سے دو آدمی منتخب کرلئے جاویں۔ اور اونکے سوائے اور کسی کو سرانجام
کار چودہرایت کی اجازت نہو۔ اور چونکہ حال میں فلان دو شخصون نے اس خاندان سے اسلام
قبول کیا ہے۔ اس واسطے انتخاب میں ان سے زیادہ کوئی منتخب نہین ہیں۔ یہی دونو آہار کے
چودہری مقرر کیجاویں" (تاریخ بلندشہر ۱۸۷۶ء صفحہ ۲۶ و ۲۷)۔

اورنگ زیب عالمگیر کے عہد مین قانونگویان سے ایک شخص (بلندشہر کا) مسلمان ہوا
اوسکی اولاد ۸۰ برس تک اس قصبہ کی باشندون میں سرگروہ رہی" (تاریخ بلندشہر صفحہ ۲۳۴
۱۸۷۶ء) یعنے ڈور مسلمان۔ یہہ لوگ اولاد اوسی اجے پال ڈور کے ہیں۔ جس نے
دغا کرکے قلعہ کا دروازہ کہول دیا۔ اور شہاب الدین غوری کی فوج کو قلعہ میں دخل دیکر

اپنے ولینعمت راجہ چندرسین کو قتل کرا یا۔ اس خدمت کے عوض میں مسلمان کیا گیا۔ سلطان غوری نے اجیپال کو خطاب ملک محمد دراز قد کا بخشا۔ اور پرگنہ برن کا چودھری مقرر کیا گیا،، (تاریخ بلندشہر صفحہ ۲۳۲ و ۲۳۳)

مفصل فہرست اون مندرونکی (اگر کوئی دیکھنا چاہے) جو مسلمانوں نے جبرًا گرا کر مسجدیں بنائین۔ یا تباہ کیئے یا توڑ دیئے (تو دیکھو رسالہ مخزن العلوم دہلی ماہ مارچ ۱۸۹۰ء جلد ۳ نمبر ۳ صفحہ ۴۴ سے و ماہ نومبر نمبر ۱۱ صفحہ ۱۳ تک)،،

سگنا بہٹنیر کو تیمور نے قتل کروایا۔ اور شہر کو جلا دیا۔ معہ رہیس کے سرسے کی تیاخت کی اور اس شہر کو پہونچا۔ اور وہانکے باشندونکو تہ تیغ کیا۔ مورخین اسلامیہ کہتے ہیں کہ اسنے بعد تحقیق اس امر کے کہ اکثر قیدی کافر ہین۔ ایک لاکہ انمین سے مرد اڈالے۔ اسے قتل بنی آدم سے کمال خوشی حاصل ہوتی تہی،، اور بعضے وقت بعد بڑے کشت و خون کے وہ سر مقتولین کو بطور منارہ کی چُن دیتا۔ اور اس نہج سے اپنے تئیں محفوظ کرتا۔ (تواریخ ہندوستان مطبوعہ ۱۸۵۳ء۔ صفحہ ۱۵۰ و ۱۵۱) اور مفتاح التواریخ حصہ اول صفحہ ۱۲۶

اکبر کا ہندو راجپوتوں سے جبرًا بیٹیاں لینا ہی ایک اسلامی ظلم کے نشان ہیں،، (سیر المتاخرین صفحہ ۳۷)

عالمگیر کے زمانہ میں اہار کے ناگر (برہمنوں سی) دو نے اسلام قبول کیا۔ اور اس ذریعہ سے سب بہائی بندوں کو پرگنہ کی چودھرایت کے موروثی عہدہ سے خارج کرکے خود چودہری بنے۔ اب ہندو ناگرونکی زمینداری صرف دو گانو اور مسلمان ناگروں کی تین گانوں میں ہے۔ ۱۸۵۷ء کی غدر میں مسلمان ناگروں میں بعض نے بغاوت اختیار کی۔ اور اس جرم کی سزا میں اونکی جاگیرین وملکیت ضبط سرکار ہو کر راجہ گورسہائے مل رئیس مرادآباد کو انعام دی گئین،، (دیکھو تاریخ بلندشہر صفحہ ۳۰۲)

لنگا۔ برہمن سب سے زیادہ خاندان اس قوم کا قصبہ سیانہ میں ہے۔ لیکن نصف سے زیادہ آدمی اس خاندان کے عالمگیر کے وقت سے مسلمان ہیں۔،، (تاریخ بلندشہر صفحہ ۳۰۴)۔

* لال خانی بڑگوجر تہا کر- اشرف نامہ میں اشمعت خان لال خانی نے لکہا ہے کہ پرتاب سنگہ کی نویں پشت میں لال خان ہوا- اگرچہ یہہ نام مسلمانی معلوم ہوتا ہے لیکن لال خان حقیقت میں مسلمان نہ تہا- اصلی نام لال سنگہ تہا- اکبر بادشاہ نے خطاب خانی کا بخشا- تب اوسنے اپنے نام میں بجائے سنگہ کے خان کا لقب شامل کرلیا سالباہن پسر لال خان نے شاہجہان کے حضور ۴۸ کی زمینداری حاصل کی- اور اسکا پوتا اعتماد رائے عالمگیر کے زمانہ میں مسلمان ہوا- (تاریخ ضلع بلندشہر صفحہ ۱۱۳ و ۱۱۴)

بعض بعض لال خانیون کے سوا- سب مسلمان بڑگوجر اتبک ہندؤن کی اکثر رسمونکو مانتے ہیں- اپنے گوت میں شادی نہیں کرتے- گاؤکشی سے پرہیز کرتے ہیں- لڑکے کے دو دو نام رکہتے ہیں ایک ہندو- ایک مسلمان اور مثل اپنے ہندو بہائیون کے شادی کے ایام میں دروازہ پر تصویر اوس کہاری عورت کی بناکر پوجتے ہیں کہ جسکی دعا کو موجب ترقی اپنے بزرگونکا اس دیار مین باور کرتے ہیں،، (تاریخ بلندشہر صفحہ ۱۳۵ و ۲۱۶)

،، بہال راجپوتوں میں سے کیرت سنگہ کی ساتویں پشت میں مسمے کہان چند، دریاخان لودہی حاکم سنبہل کی خوشنودی کیواسطے خضر خاں بادشاہ کے عہد میں مسلمان ہوا- اور اس حکمت سے اوس نے اپنی موروثی کے علاقہ میں نصف حصہ پایا- حالانکہ اوس کا بہائی کل علاقہ کا دعویدار تہا- مسلمان ہونیکے بعد کہان چند کا نام ملہا خاں رکہا گیا- اور پرگنہ کی چودہرایت کا عہدہ پایا- اونکے ورثا خواہ ہندو ہوں خواہ مسلمان اب تک چودہری کہلاتے ہیں،، (تاریخ بلندشہر صفحہ ۲۱۷)

حصار کے ضلع میں بہٹے یا جیسوار جادو زیادہ تر مسلمان اور کمتر ہندو ہیں،، (بلندشہر کی تاریخ صفحہ ۲۴۳)

تنور یا تومر راجپوت راجہ بہہ پال جو انگپال کی دسویں پشت میں تہا اوسنے موضع بہہ سانہ آباد کیا چنانچہ بہہ پال کی اولاد سے ۵۴ گاؤن اتبک آباد ہیں- اوسی کی نسل مین بلندشہر کے تنور ہیں- لیکن اکثر اونمیں مسلمان ہوگئے ہیں مسلمان تنوروںکی روایت ہے کہ ہمارے مورث اعلےٰ ناگل سنگہ نام کو کسی جرم میں قطب الدین ایبک بادشاہ نے

علاوہ ستر اکان کا ٹھنے کے جبراً مسلمان کیا تھا - چنانچہ ناگل سنگھ کا لبایا ہوا موضع بوچھا نگر بلند شہر سے چار میل اب تک آباد ہے - تھوڑا عرصہ ہوا کہ موضع مذکور میں تنور مسلمان رہتے تھے - اب ان تنوروں کی رشتہ داری جھوجھوں کے ساتھ ہونے لگی - اور چونکہ جھوجھوں کی قوم ادنیٰ گنی جاتی ہے - اسواسطے یہ تنور بھی راجپوتوں کی فہرست سے خارج ہیں،، (تاریخ بلند شہر صفحہ ۳۲۶)

"چوہان راجپوت کالو کا سر حاکم سکندرآباد نے کٹوایا - اس ظلم کے سبب پتھراج بنیرہ کالو نے حاکم مذکور کو قتل کیا اور سزا سے بچنے کیواسطے بادشاہ کے پاس جا کر مسلمان ہوا - بادشاہ نے صرف پتھراج کا قصور ہی معاف نکیا - بلکہ اوسکو رفیق بنایا - اور خطاب آرک رائے کا بخشا - اور تگوں کے ۳۲ گانو کی زمینداری عطا کی،، (صفحہ ۳۲۷ و ۳۲۸ تاریخ بلند شہر)

"برگلہ راجپوت اورنگ زیب بادشاہ کے وقت سے بہت سے برگلہ مسلمان ہیں،، (صفحہ ۳۲۹)

"برن دال ویشوں میں ایک شخص اورنگ زیب کے وقت میں مسلمان ہوا - بعدازاں اوسکی اولاد اس قصبہ بلند شہر میں کچھ عرصہ تک سب سے زبردست رہے - اب بھی اونکی مالیت میں بلند شہر کے متصل چند قطعات معافی اور موضع چاندپور کی زمینداری ہے،، (صفحہ ۳۳۵)

"میو شودر مسلمانوں کی ابتداء آمد میں اس قوم کے بہت سے لوگ مسلمان ہوگئے - مسلمان میو پرگنہ اگوتہ کے چند گانو کی زمیندار ہیں - لیکن عادتوں میں اپنے ہندو بھائیو نسے کچھ بہت بہتر نہیں ہیں -،، (صفحہ ۳۶۳)

"مغلوں کی بعض قوموں کی نسبت بھٹی جادون دعوے کرتے ہیں کہ حقیقتاً نہ میں ہمارا راج غزنی زابلستان میں تھا - یہ لوگ ہماری قوموں سے نکل کر مغلوں میں داخل ہوگئے،، (صفحہ ۳۷۸)

"تو مسلموں میں ارذل قوم کے لوگ - مثلاً جولاہ - قصاب - رنگریز - دھوبی - درزی وغیرہ

اپنے تئیں اکثر شیخ کہتے ہیں،، (تاریخ بلند شہر صفحہ ۲۷۲)۔

،، خاص مغلوں کے علاوہ کچھ چھوٹے مغل بھی کہلاتے ہیں۔ لیکن انکی نسبت یہہ روایت ہے کہ کسی مغل امیر نے ارذل قوم کے ہندؤں کو مسلمان کیا تھا۔ اونہیں کی اولاد سے یہہ چھوٹے مغل ہیں اور چونکہ مغل کے ہاتھ سے مسلمان ہوئے۔ اس واسطے مغل کہلاتے ہیں (تاریخ بلند شہر صفحہ ۲۷۳)

ایک اور لایق مورخ فرماتے ہیں۔ کہ منگولین قوم (مغلوں) کا مورث اعلےٰ منگل نام چھتری تھا اور وہ بہادر راجہ ایک شخت چینی تاتار کیطرف سیر کیواسطے گیا تہا۔ اور وہاں ہی جاکر سکونت اختیار کی۔ یہہ بات مہابھارت کے یدہ سے پہلے کی ہے جسکو آج چار ہزار چارسو نوے سال ہوتے ہیں،، (دیکھو تاریخ بدیع ہندوستان)

پھر ایک اور لایق مورخ لکھتا ہے۔ کہ عرب والے نوح کی اولاد سے نہیں ہیں بلکہ سام پسر کرشن جی کی اولاد سے ہیں۔ اور اسی واسطے وہ سامی کہلاتے ہیں اور خود کرشن جی کا نام سام تہا۔ دوآرکا سے فارغ ہو جانے کے بعد سام جی عرب میں جا رہے معہ اپنے نوکروں چاکروں کی اور اسی روز سے عرب آباد ہوا۔ ورنہ پہلے اس سے وہاں آبادی نہیں تہی اور عرب لفظ سنسکرت کا ہے دیکھیئے आर्यावह آریوں کا راستہ) ملک مصر کو آریوں کے جانیکا راستہ اور یہہ بات زیادہ سمجھ میں آجاتی ہے۔ عرب کا انگریزی نام अरेबय: کے دیکھنے سے۔ پس درحقیقت اہل عرب سام جی فرزند کرشن جی کی اولاد ہیں۔،،

پھر لکھا ہے۔ کہ یہہ ضلع (بلند شہر کا) مسلمان بادشاہوں کے دائرہ سلطنت (یعنی دہلی) سے قریب تھا۔ اسواسطے دور کے ضلعوں کی بہ نسبت تعلیم اسلام کا اثر یہاں زیادہ ہوا۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس ضلع میں نومسلم کثرت سے ملتے ہیں۔ یہاں کے نومسلموں میں راجپوت سب سے زیادہ معزز ہیں۔ یہہ لوگ اپنی اصل نسل کو فخر کے ساتھہ قائم رکھتے ہیں۔ اور دوسرے نومسلموں میں رشتہ داری کرنیسے پرہیز کرتے ہیں۔ راجپوت مسلمانوں کے سوا اور سب نومسلم اپنی قوم کو اکثر چھپاتے ہیں۔ نومسلموں میں پہاسو وغیرہ کی لالخانی۔ اور کبیرہ کے ثابت خانی بڑگوجروں۔ اور اگرہ کے چوہانوں۔ اور خورجہ کے بہاٹوں اور تل بیگم پور کے بہٹوں اور بلند شہر کے ڈوروں۔ اور اہار کے ناگروں۔ اور برن کی برلوالوں۔ اور سیانہ کے تگوں۔ اور پہاسو کے جاٹ

ونکور وسکندرآباد کے بڑگلوں کے مسلمان ہونیکا ذکر ان کے ہندو ذات کے ساتھ ہوچکا ہے
باقیماندہ نومسلموں میں قوم جہوجہ قابل تذکرہ ہے۔ اس قوم کے لوگ ضلع بلندشہر پانچ گانون
مسلم کے زمیندار اور چہہ گانو کے حصہ دار ہیں۔ بعضے اپنا گوت مغل بعضے ترک بعضے راجپوت
بعضے برہمن بتلاتے ہیں" (تاریخ بلندشہر صفحہ ۳۸۷)

قوم جولاہی (بافندہ) نومسلموں میں داخل ہیں۔ جولاہے سوائے کپڑا بننے کے
اور پیشہ کم کرتے ہیں۔ اس ضلع میں مسلمان جولاہے کثرت سے ہیں۔ حالانکہ ہندو جولاہے
شاذ ونادر ملتے ہیں۔ لفظ جولاہ حقیر سمجھا جاتا ہے۔ اسواسطے جولاہے تعظیماً اپنی ذات
مومن۔ نوربافت۔ سفید بافت بتلایا کرتے ہیں۔ مذہبی تعصب میں جولاہے سب مسلمانوں
پر فائق ہیں۔ ہر شہر وقصبہ میں چند جولاہے قرآن کے حافظ ہوتے ہیں۔ حالانکہ لکھنا
پڑھنا مطلق نہیں جانتے (تاریخ بلندشہر صفحہ ۳۸۸)

جاٹ مسلمان کو پولا اور تگا مسلمان کو مولا کہتے ہیں۔ بٹھیارے بھی اونے قسم کے نومسلم
ہیں۔ جنکو شیرشاہ بادشاہ نے مسلمان کیا۔ وہ شیر شاہی کہلاتے ہیں اور جو سلیم شاہ کے عہد میں
مسلمان ہوئے۔ وہ سلیم شاہی مشہور ہیں۔ تمیز ان دونوں قسموں میں یہ ہے کہ شیر شاہیوں کی
عورتیں لہنگا پہنتی ہیں اور سلیم شاہیوں کی عورتیں پاجامہ استعمال کرتی ہیں۔ ان دو
گوتوں کے علاوہ بٹھیاروں کے دو گوت اور بھی ہیں۔ ایک چڑیمار۔ دوسرے کھتری
لیکن اس ضلع میں یہ دونوں گوت شاذ ونادر ملتے ہیں۔ بٹھیاروں میں شادی کے وقت
۳۸۹
ہندوؤں کی بعض رسوم ابتک مانی جاتی ہیں"۔ (دیکھو تاریخ بلندشہر مطبوعہ ۱۸۶۶ء صفحہ ۳۸۸ و

نوٹ۔ ہماری خیال میں بٹھیارے مسلمان ہندو کہاروں سے ہوئے ہیں کسی
وقت بادشاہی ڈولہ اوٹھانیکے واسطے ہندو کہار پکڑے جاتے ہونگے جس سبب ڈر کے
مارے غریب مسلمان ہوگئے۔ دین اسلام نے اونکی کوئی عزت نہیں کی۔ جیسے پہلے ہندو
ہوکر مچھلی مارا کرتے تھے۔ ویسے ہی مسلمان بنکر مچھلی مار اور چڑیمار ہوگئے۔ اور پورب کی طرف
کہار اپنے آپکو جل کھتری کہتے ہیں۔ پس مسلمان ہوکر اون کا گوت صرف کھتری رہگیا
اور ماشکی۔ سقاب۔ بھشتی کہلائے۔ مولف)

ہائے افسوس ان مسلمانوں نے اس دیش کو اوسی حالت میں دبا رکھا - ایران - توران - شام افغانستان - یہہ حضرت مسلمان جہاں گئے یہی حال ہوا - انکی عملداری میں کوئی دیش اونتی (ترقی) کی سیڑھی پر نہیں چڑھا -

سکندر لودی کے عہد میں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک برہمن نے عرض کیا کہ ہندو اور مسلمان دونوں کا دین سچا ہے - بادشاہ نے یہہ سنکر اسکو قتل کروا ڈالا " ہندوؤں کی تیرتھ جاترا اپنی قلمرو میں بند کر دی - جو شہر اور قلعہ فتح ہوتا - وہاں کے مندر اور مورتین توڑ ڈالتا متھرا میں ہندوؤں کی حجامت کرنی موقوف کر دی تھی " (دیکھو صفحہ اول آئینہ تاریخ نما)

ان لوگوں نے اپنی کتاب میں لکھی ہوئی بات کے سوائے کسی حدیث کا تحقیق کرنا بہت ہی برا - اور لونڈی غلام بنانا بھی ساری دنیا کی آرائیش مان لی " (صفحہ ۵۵ - اتہاس تمر ناسک ۱۸۷۳ء)

ایک فرنگستانی عالم و مورخ ملک ہسپانیہ میں عربوں کی کرتوت کو ان الفاظ سے شروع کرتا ہے -

کہ عرب کی فوج نے قصبوں کو لوٹا - اور ملک کو برباد و تباہ کیا - گرجاؤں کو ناپاک کیا - ایک دیسی مورخ لکھتا ہے کہ جلاوطنوں کی تکلیف نے فتح کنندوں کو آرام دیا " (دیکھو تمر ناسک حصہ سوم صفحہ ۵۴ ۱۸۷۳ء بار اول)

ہندوؤں کی ہتک پر مسلمانوں کا ہمیشہ خیال رہا ہے - چنانچہ امیر خسرو سا بھلا مانس بھی اپنی کتاب میں ان ہندوؤں کو ان الفاظ سے یاد کرتا ہے -

زاغ رو زاغ چہرہ زاغ سرشت

مسلمان بادشاہوں کو ہم نے تین طرح کے ٹھہرائے ہیں - پہلے وہ جو ڈاکوؤں کی طرح ہندوستان پر گرے - اور جہاد یعنے مذہبی لڑائی کے نام سے - لیکن اصل میں لوٹ کے مال اور لونڈی غلام کے لالچ سے آکر یہاں رہے - ورنہ دو چار پشت تخت پر بیٹھے - عمر بھر لڑا کئے بھڑتے رہے - محمود بن قاسم اور محمود غزنوی سے لیکر بابر اور ہمایوں تک اکثر اسی قسم میں ہیں - دوسرے وہ جنکو ملک کے انتظام کی فرصت ملی - اکبر سے اورنگ زیب تک اس

اقسام میں ایک تیسرے وہ جنکے وقت میں مسلمانوں کا زور گھٹا اور سلطنت کو زوال ہوا (اقتباس تمرناسک صفحہ ۷۵ جلد سوم)

"خود تیمور نے اپنے ہندوستان میں آنے کے دو مقصد لکھے ہیں۔ اسلام کے دشمن کافروں سے لڑنا اور اس دین کی لڑائی سے عاقبت کی بخشش کا امیدوار۔ اور دوسرا دنیا کا کہ مسلمانوں کی فوج کافروں کا مال لوٹے اور فایدہ اوٹھاوے۔ مسلمانوں کو لوٹ کا مال ایسا حلال ہے جیسا ماں کا دودھ" (صفحہ ۵۵ تمرناسک کے حصہ سوم۔ اور ملفوظات تیموری) اور دیکھو تیمور کے ظلم (اقتباس تمرناسک کی جلد سوم صفحہ ۵۷ و ۶۸ و ۶۹۔ بار اول ۱۸۷۳ء)

"محمد بن قاسم نے سندھ فتح کرنے پر تیس ہزار آدمی قید کیے۔ اونمیں سے چھ ہزار راجہ کے سر کے ساتھ بغداد خلیفہ ولید کے پاس بھیجے۔ خلیفہ نے کچھ کو بیچا۔ کچھ کو انعام میں بانٹ دیا۔ راجہ کی بھانجی بیچاری جیسیا کو اپنے بھتیجے کے حوالے کیا۔ اور محمد بن قاسم کو لکھا کہ کافروں کو امان ہرگز نہ دینی چاہئے۔ سب کو ہلاک کرنا چاہیے۔ صرف اونکو جیتا رہنے دو جو بڑے درجہ کے ہوں یہی خدا کا حکم ہے"

"دیبل میں مندر ڈھائے گئے مسجدیں بنیں۔ تین روز تک قتل عام رہی لونڈی غلام بانٹے گئے۔ لوٹ اکٹھی کیگئی"

"نیرون میں مورتیں توڑی گئیں۔ راور۔ اور اسکلندہ میں تمام ہتیار بند قتل کیے گئے۔ بیوی بیٹی بچے لونڈی غلام بنائیگئے۔

محمد بن قاسم نے جب بہمن آباد لیا۔ ۶ ہزار مارے گئے۔ بیس ہزار قیدی آئے اونمیں دو راجہ کی لڑکیاں تھیں۔ وہ قیدیوں کے ساتھ بغداد پہونچیں۔ اور خلیفہ کے حرم میں داخل کیگئیں۔ عرض کیا کہ ہم آپ کے لایق نہیں رہیں۔ ہمکو محمد قاسم نے خراب کیا۔ خلیفہ نے اوسیدم اپنے ہاتھ سے فوج کو حکم لکھا کہ محمد بن قاسم کو بیل کی تازی کھال میں جیتا سیکر فوراً بھیجدو۔ غرضیکہ اسی طرح اوسکی لاش بغداد میں پہونچی اور راون لڑکیوں نے دکھلائی۔ وہ کہتیں کہ ہمنے اس بہانہ سے اپنے باپ قتل کا بدلہ لیا۔ خلیفہ نے ہاتھ کاٹا۔ اور دونوں لڑکیوں کو دیوار میں چنوادیا۔ گر یہ محمد معصوم

کہ گھوڑے کی دُم سے باندھکر تمام شہر میں گھسیٹنے کا حکم دیا - اور پھر اوسکی لاش کو دجلہ ندی میں پھکوا دیا (صفحہ ۷۵ اتہاس تمر ناسک حصہ سوم ۱۸۷۳ء بار اول)

"سب سے ادہک دکھہ دائی جزیہ کا محصول ہے - خلیفہ عمر کے قاعدہ بموجب غیر مسلم سے - ہندؤں سے - مقدور والوں سے ۴۸ - اوسط درجہ والوں سے ۲۴ غریب مزدوروں سے ۱۲ درہم لینے کا حکم تہا - لیکن ۱۰۰ برس کے اندر دوسرے عمر نے یہہ حساب نکالا کہ جو سال بہر میں پیدا کر سکتا ہو - اپنی گذر بموجب اوسمیں سے رکھ کر باقی سب سرکار میں داخل کرے - عجب تماشا ہے ہندؤں کا ناش کرنا اور اون کی مورت مندروں کو توڑنا تو یہہ بڑا دہرم سمجھتے تہے" (صفحہ ۸۵ - اتہاس تمر ناسک حصہ سوم ۱۸۷۳ء)

نظام الملک اپنے مجمع الوصایا میں لکہتے ہیں - کہ "بادشاہ ہمیشہ بیگموں کے قابو میں رہا کرتے ہیں - اور محمود سے بادشاہ کا بہی یہی حال تہا - اپنی بیگم مہد چگل کے بر خلاف کچھہ نہ کر سکتا تہا -

ایک اور مسلمان مورخ لکہتا ہے کہ قطب الدین ایبک نے جب میرٹھ فتح کیا تمام مندر اور دیولوں کو مسجد بنایا - بُت پرستی کا نام و نشان نہ باقی رہنے دیا - کوئیل میں جس نے دین اسلام نہ قبول کیا قتل کیا گیا - اسی طرح جب کالنجر گیا - مندر کو مسجد - پچاس ہزار آدمیوں کو غلام بنایا (دیکھو تاریخ تاج المعاصر)

ایک اور مورخ ایماندار مومن لکہتا ہے کہ میرے وقت میں بختیار خلجی نے جب بہار فتح کیا - وہان سر منڈے برہمن بہت پائے - سب کو کٹوا ڈالا (دیکھو طبقات ناصری)

جلال الدین فیروز خلجی نے جہائن سے ہندؤں کی جو [illegible] مورتیاں [illegible] اسکو اپنے قلعہ کے دروازے پر مسلمانوں کے پیروں سے روندوایا [illegible] مالوہ لوٹا (دیکھو تمر ناسک صفحہ ۹ حصہ سوم)

مولوی عبد اللہ وصاف صاحب اپنی تاریخ میں لکہتے ہیں کہ علاؤ الدین خلجی نے [illegible] کی طرف فوج بہیجی - دائیں بائیں ہر طرف اوس ناپاک [illegible] میں [illegible] اسلام کے لئے سب کو کاٹنے لگے" (دیکھو تذکرۃ الامصار)

"اس لوٹ میں بہت سا مال علاؤالدین کی فوج کو ہاتھ لگا - بیس ہزار ہندو استریاں (خوبصورت عورتیں) جو قید میں آئی تھیں لونڈی بنائی گئیں - اور لڑکے لڑکی بھی اتنے لیئے کہ قلم لکھ نہیں سکتا - اس بادشاہ کو کاٹنے اور جلانے میں ذرا بھی تامل نہ تھا (دیکھو تذکرۃ الامصار)

فیروز شاہ بادشاہ کے بابت لکھتا ہے کہ فتح کانگڑہ کے وقت میں اس نے مورتوں کو توڑ کر اونکے ٹکڑوں کو گوشت کے ساتھ توبڑوں میں بھر کر برہمن پوجاریوں کے گلے میں لٹکا دیا اور تمام بازار میں پھرایا" (تاریخ فرشتہ و ترناسک صفحہ ۴ حصہ سوم)

ایک دن اسے خبر پہونچی کہ دہلی میں ایک بوڑھا برہمن رہتا ہے - اپنے گھر میں برملا مورت کی پوجا کرتا ہے - تیوہار پر اور بھی ہندؤں کو پوجا کے لیئے اپنے گھر بلاتا ہے بادشاہ فیروز شاہ نے مورت سمیت پکڑوا منگایا - مولویوں نے فتوے دیا - کہ مسلمان ہو جائے نہیں تو جیتا جلایا جائے - برہمن نے مسلمان ہونے سے انکار کیا قلعہ کے دروازہ کے سامنے چتا بنوا کر ہاتھ پاؤں بندھوا کر مورت سمیت اوس پر رکھوا کر سارے دربار کے سامنے جلوا دیا اور یہی فیروز شاہ اپنے فتوحات میں لکھتا ہے کہ ہندؤں اور بت پرستوں نے جزیہ دینا قبول کر لیا تھا - اس لیئے اونکو اور اونکے بال بچوں کو امن دیا گیا تھا - اب انہوں نے شہر میں اور گرد نواح میں نئے مندر بنوانے شروع کیئے - یہ شرع کے خلاف ہے - کیونکہ ہمیں حکم ہے کہ ایسے مندر نہ رہنے پاویں - خدا کی ہدایت سے میں نے ان مندروں کو توڑا اور کافروں کے اون سرگروہوں کو کہ جنہوں نے دوسروں کو گمراہی میں ڈالا تھا قتل کیا اور باقی کو کوڑے لگوائے اور سزائیں دیں - یہاں تک کہ یہ خرابی بالکل دور ہو گئی - موضع ملوہ میں ایک کنڈ ہے ہندؤں نے اوس پر مندر بنایا ہے - اور پرب اور تیوہاروں پر قطار باندھ باندھ کر گھوڑوں پر سوار وہاں جانے لگے - اون کی عورتیں اور لڑکے بالے بھی پالکی اور گاڑیوں میں بیٹھکر جاتے ہیں - ہزاروں جمع ہوتے تھے اور مورت پوجتے تھے - جس دن میلہ تھا میں خود وہاں گیا اور حکم دیا کہ اون لوگوں کے سرگروہ قتل کیئے جاویں - باقی کو سخت سزائیں پائیں اور مندر سب توڑ کر اونکی جگہ مسجدیں بنوائی جائیں -

اسی طرح کچھ ہندؤں نے موضع کوہانہ میں مندر بنایا تھا - اور وہاں جمع ہوکر مورتوں کا پوجن شروع کیا تھا - گرفتار ہوکر میرے سامنے آئے - میں نے حکم دیا کہ اونکے سرگروہ دروازے کے سامنے قتل کئے جائیں - اور اُنکی پستکیں اور مورتیں اور پوجا کے برتن سب اوسی جگہ جلا دئے جائیں جس میں ظاہر ہو کہ دارالاسلام میں کوئی ذمی ایسا مکروہ کام نہیں کر سکتا ہے " (صفحہ ۶۵ تمرناسک حصہ سوم سنہ ۱۸۹۶ء اور (تاریخ فتوحات فیروزشاہی)

برہمنوں نے جزیہ لگانے کے سبب دہائی دی - اور فریاد کی - اس دہائی اور فریاد کے الفاظوں کو شمس سراج میں کلمات پرلغمات لکھا ہے -

" ہندو صرافوں نے بادشاہی سکّہ کی چاندی کم وزنی بتلائی - کہ ٹکسال والے کا فریب ہے - بادشاہ نے ایماندار وزیر کی صلاح سے ایک فریب کرکے صرافوں کو جلاوطنی کا حکم دیا اور داروغہ ٹکسال کو خلعت دیا " (تاریخ فیروزشاہی)

غیاث الدین تغلق نے اپنے بھائی رجب کی شادی کے واسطے سنا کہ قابل بھٹی کی لڑکی بہت خوبصورت ہے - فوج لیکر چڑھا اور جبرًا اوس سے لڑکی چھین لی - ورنہ سب اوس کے رشتہ داروں کو قتل کر دیتا " - (دیکھو تمرناسک صفحہ ۶۶ حصہ سوئیم)

جب فیروزشاہ نے جیسلمیر پہ حملہ کیا - تو اوسوقت اونکے ظلموں سے تنگ آکر سولہ ہزار عورتوں نے جوہر کیا یعنے ستی ہوگئیں - اور ایک وقعہ سنہ ۱۲۹۵ء میں انہیں ظلموں سے تنگ آکر ۲۴ ہزار عورتوں نے آگ اور تلوار سے خودکشی کی تھی - ٹاڈ صاحب نے راجستان میں اسکو واضح کرکے لکھا ہے " (دیکھو تمرناسک حصہ سوم صفحہ ۶۷)

تیمور نے جب جموں کے راجا کو گرفتار کیا - اوسی دم مسلمان کرکے اوسی گئوماس کھلا دیا " (دیکھو تمرناسک صفحہ ۷۰ حصہ سوم باراوّل سنہ ۲۳ء)

تیمور تو تیمور تھا - بابر سا نیک بخت بادشاہ شگون کے لئے بازاروں کو جلاتا تھا چنانچہ تواریخ فرشتہ میں لکھا ہے " بابر قرین فتح وظفر بہ بلاد لاہور درآمدہ چنانکہ رسم وداب چنگیزیانست بازارہا راجہت فال وشگون آتش زد " (دیکھو فرشتہ ذکر بابر)

تزک بابری میں لکھا ہے " کہ لڑائی میں جو قیدی ہاتھ لگتے تھے - اس کے ڈھیرے

کے سامنے ذبح کئے جاتے تھے - ایک لڑائی کے بعد اتنے ذبح کئے گئے کہ خون اور لاشوں کے مارے تین بار ڈیروں کی جگہ بدلنی پڑی ،،

اکبر کے وقت میں امرکوٹ میں رانا سنگ راج کے مرنے پر اوس پر چڑھائی ہوئی مندر ڈھا ڈالے - گوؤں کے ذبح ہونیکا حکم دیا - اور ناپاک کافروں کی کثیف مورتوں کو شکست کر دیا جہاں بت پرستی ہوتی تھی - اسلام کا دین پکارا گیا - ابو القاسم نے عیش اور عشرت کا خوب مزہ اوڑایا ،، (تمر ناسک صفحہ ۳۷ حصہ سوم)

پھر لکھا ہے کہ جب سلطان حسین نے ملتان لیا - تمام شہر والوں کو سات برس کی عمر سے ستر برس کی عمر تک قید کر لیا - شہر لوٹا گیا - بہت آدمی قتل ہوئے ،، (تمر ناسک صفحہ ۴۷ حصہ سوم)

تاریخ فرشتہ میں لکھا ہے "سکندر لودہی کے وقت تک ہندو لوگ فارسی لکھنا پڑھنا سیکھنا بڑا عیب سمجھتے تھے - چنانچہ لکھا ہے کہ کافران بخواندن و نوشتن خط فارسی کہ تا آن زمان درمیان ایشان معمول نبود پرداختند ،، صفحہ ۵۷ تمر ناسک جلد سوم ،

امیر خسرو نے لکھا ہے "کہ پرانی دلی میں نیا قلعہ بنوانے کو علاؤالدین نے تمام ہندو مندر تڑوا کر پتھر منگوائے ،، (دیکھو تاریخ علائی)

کرنل ٹاڈ صاحب فرماتے ہیں کہ راجا جسونت سنگہ جودھپور والی جب کابل کی مہم پر ۱۶۷۸ء میں مر گئے اور اوسکی رانی اور لڑکے دہلی میں آئے - بادشاہ اورنگزیب نے اونہیں پکڑ لینے اور مسلمان کر ڈالنے کا حکم دیا - راجپوتوں نے اپنے راجا کے لڑکوں کو مٹھائی کے ٹوکروں میں چھپا کر وہاں سے نکال دیا - اور رانیون کو اپنی عورتون سمیت بارود پر بٹھلا کے اور کوٹھیون میں بند کر کے جلا دیا ۔ اور آپ سب اوسی جگہ کٹ مرے دہلی کی گلیوں میں اونکی لاشوں کے ڈھیر لگ گئے - ساون کی ستمی تھی - اب تک جود چیہ مین مانی جاتی ہے ،، (تاریخ راجستان) اور تمر ناسک صفحہ ۷۶ حصہ سوم ، اور مفتاح التواریخ حصہ اول صفحہ صفحہ ۶۴ سنہ ۱۸۸۳ء)

ایک جوگی جٹا بڑھائے پرم ہنسون کی طرح دہلی کے شہر مین پھرتا تھا - اورنگ زیب نے

حکم دیا کہ مسلمان ہو جا۔ اوس نے انکار کیا۔ فوراً اسکا سر کاٹا گیا۔ دیکھو تمرناسک صفحہ ۷ حصہ سوم

تاریخ فرشتہ مین لکھا ہے "کہ گلبرکہ کے بادشاہ محمود نے تلنگ دیش کے راجا کے لڑکے کی جیبہ زبان کٹوا کے اوسے جیتا آگ مین بہنوا ڈالا اور پانچ لاکھ ہندؤن کا گلا کاٹا۔ اور جبان جب دن بیس ہزار کے اوپر ہندو مارے جاتے خوشیان مناتا اور تمام کرکے گانے بجانے ناچنے کا جشن دیکھتا۔" دیکھو تمرناسک صفحہ ۷ حصہ سوم سنہ ۱۸۷۳ع

اورنگ زیب نے راجہ سمبہاجی فرزند سیواجی مہاراج سے کہا کہ تو مسلمان ہو۔ اوس نے انکار کیا۔ اور ایسا جواب دیا کہ اورنگ زیب نے گرم لوہے سے اوس کی آنکہین نکلوا کر اور زبان کٹوا کر مروا ڈالا "۔ دیکھو مفتاح التواریخ حصہ اول سنہ ۱۸۸۳ صفحہ ۴۴

اورنگ زیب نے ہندون کو تمام بڑے بڑے عہدون سے نکال دیا اور اونکے مندرون کو جابجا مسمار کرا دیا۔ اور اونکی رسومات مذہبی مین مزاحم ہوا"۔ صفحہ ۶۶ مفتاح التواریخ حصہ اول سنہ ۱۸۸۳ع

اورنگ زیب نے تمام اپنے صوبہ دارون کے نام ایک گشتی خط اس مضمون کا بہیجا تہا کہ کوئی ہندو نوکر نہ رکہا جاوے تمام عہدے مسلمانون کو دو

بنارس مین بشمبہر ناتہ اور بنہ مادہو اور متہرا مین گوبند دیو کے مشہور مندرون کو اوس نے توڑا (مفتاح التواریخ۔ صفحہ ۶۶ سنہ ۱۸۸۳ حصہ اول

سنہ ۴۲۴ھ مین ایک اور لوٹیرون کا گروہ نمازیون ایمانداروں کے نام سے سالار مسعود غازی کے ماتحت ہندوستان کو لوٹنے آیا اور ساتہ ہی موہنہ پہ یہ الفاظ تہے کہ مجہپر ایمان لاؤ تو بہتر ورنہ تہ تیغ کرتا ہون۔ تمام ملک ہند مین نمازیان کو منتشر کیا۔ آخرکار راجپوتون نے سنہ ۴۲۴ھ مین اوسے بہنگام مقابلہ واصل جہنم کیا۔ اسی کے ساتہیون نے سورج کنڈ کے تالاب کو ناپاک کیا۔ اس کا مفصل حال معہ جہوٹی کراماتون کے بیوقوف ہندؤن کو بیدین کرنے کے واسطے ایک شخص نے لکہا ہے۔ (دیکھو خلاصہ تاریخ مسعودی صفحہ ۱ سے ۱۶ تک مطبوعہ سنہ ۱۲۸۹ھ)

مولوی جلال الدین رومی اپنی مثنوی میں ایک جہادی کا حال اس طرح تحریر فرماتے ہیں

رفت یک صوفی بلشکر در غزا ناگہاں آمد قطار یق و غا

ماند صوفی با بنہ و خیمہ ضعاف فارسان راندند تا صف مصاف

مثقلاں خاک برجا ماندند سالقوں السابقون در راندند

جنگہا کردہ مظفر آمدند بازگشتہ با غنایم سود مند

ارمغان دادند کاے صوفی تو نیز او بروں انداخت نستد ہیچ چیز

پس بگفتندش کہ خشمینے چرا گفت من محروم ماندم از غزا

زاں تلطف ہیچ صوفی خوش نشد کاو میاں غزو خنجر کش نشد

پس بگفتندش کہ آوردیم اسیر آں یکے را بہر کشتن تو بگیر

سر ببرش تا تو ہم غازی شوی اندکے خوش گشت صوفی دل قوی

کاب را گر در وضو صد روشنیست چونکہ آن نبود تیمم کردنیست

برد آن صوفی اسیر بستہ را در پس خرگاہ تا آرد وغا

ماند آنجا دیر صوفی با اسیر قوم گفتند اے عجب چوں شد فقیر

کافر بستہ دو دست او کشتنی است بسملش را موجب تاخیر چیست

شخص آمد در تفحص در پیش دید صوفی خفتہ زیر گبر خوش

ہمچو نر بالاے مادہ آں اسیر خفتہ ہمچوں شیر بالاے فقیر

دستہا بستہ ہمے خائید او از سر استیزہ صوفی را گلو

گبر میخائید با دنداں گلوش صوفی افتادہ بزیرش رفتہ ہوش

دست بستہ گبر ہمچو گربہ خستہ کردہ حلق او بے حربہ

نیم کشتش کردہ از دنداں اسیر ریش او پر خون ز حلق آں فقیر

غازیاں گشتند کافر را بہ تیغ ہم بداں ساعت ز غیرت بے دریغ

بر رخ عیوقی زدند آب و گلاب ۔۔۔ تا بہوش آمد ز بیہوشی و تاب

چون بہوش آمد بدید آں قوم را ۔۔۔ پس بپرسیدند چوں شد ماجرا

الله الله این چہ حال است ای عزیز ۔۔۔ اینچنین بیہوش گشتی از چہ چیز

از اسیر نیم کشتہ بستہ دست ۔۔۔ اینچنین مدہوش افتادی و پست

گفت چوں قصد سرش کردم بخشم ۔۔۔ طرفہ در من بنگرید آن شوخ چشم

چشم را واکرد پہن او سوئے من ۔۔۔ چشم گردانید و شد ہوشم ز تن

گردش چشمش مرا لشکر نمود ۔۔۔ می نیارم گفت چون پر ہول بود

قصہ کوتہ کن کزان چشم اینچنین ۔۔۔ رفتم از خود او فتادم بر زمین

دیکھو مثنوی رومی دفتر پنجم صفحہ ۴۷۹ نول کشور۔

اسی طرح روزنامہ تیمور میں محمد صاحب کی اسطرح تعریف کی گئی ہے

نضارت ریاض شریعت را بہ آبیاری تیغ آتش بار مجاہدان منوط گردانیدہ و سرسبزی نہال اسلام را بعبر خروئی حسام خون آشام غازیاں مربوط فرمود۔ ؐ

خدنگش بکوری دشمن رواں ۔۔۔ ربا ید ز اعدائے ملت رواں

نبرد انتقامش ز کیفار حیف ۔۔۔ قوی داشت دست نبوت بہ سیف

تیمور ہندوستان میں کیوں آیا۔ اور اوسکا کیا مطلب تہا۔ اس بات کو مصنف روزنامہ تیمور نے ان الفاظ مین ادا کیا ہے۔ ؐ

مرادش ز شاہی و فرماندہی ۔۔۔ ز تخت بزرگی و تاج مہی

مراعات دین بود و تعظیم شرع ۔۔۔ ہمین اصل و بود و جز این جملہ فرع

ہمہ کوشش بہر اسلام بود ۔۔۔ دگر چیزہا دانہ و دام بود

نظامی سکندر نامہ مین محمد صاحب کی تعریف ان الفاظ میں کرتا ہے۔ ؐ

محیطے چہ گویم چو بارندہ میغ ۔۔۔ بیکدست گوہر بیکدست تیغ

بگوہر جہان را برافراشتہ ۔۔۔ بہ تیغ از جہاں داد دین خواستہ

خاتمہ - اندھا دھند کسی مذہب پر اعتراض کرنا اپنا شیوہ نہیں ہے - اور نہ فضول اور طول لکھہ کر کاغذ سیاہ کرنے سے مطلب - چونکہ مولوی لوگ حق کو چھپاتے اور ناحق کو ظاہر کرتے ہیں یہی وجہ ہوئی کہ ہم مسئلہ جہاد پہ تحریر کریں -

جو لوگ اسلامی ظلموں اور دینداروں بادشاہوں کے جہادوں پہ پردہ ڈالکر لوگوں کو دام تذویر میں پھنسانا چاہتے ہیں - اون سے

ایک لایق مورخ پوچھتا ہے " لیکن یہہ تو بتلاؤ کہ قدم قدم پہ سارے ہندوستان میں جو بڑے بڑے ویرانہ اور کھنڈر - اوجڑ کھیڑے پڑے ہیں - وہ کس کی بدولت دکھلائی دیتے ہیں - کیا ہوا وہ قنوج[۱] - جس میں تین ہزار تنبولیوں کی دوکانیں تھیں ؟ کیا ہوئی وہ متھرا[۲] جس کے بڑے دیول (مندر) کی تعریف محمود غزنوی لکھتا ہے - کہ اگر کوئی ایسا بنانا چاہے - دس کروڑ سرخ دینار خرچ کرنے سے بھی نہ بنے گا - اور اگر نہایت لایق اور ہوشیار کاریگر مقرر کئے جاویں - دو سو برس لگے گا - خود اوسکا منشی تاریخ یمینی میں لکھتا ہے - کہ نہ اوس مندر کا بیان ہو سکتا ہے نہ تصویر اوتر سکتی ہے - ؟ کیا ہوا وہ جہلٹ[۳] کا مندر جسکو طبقات ناصری والا لکھتا ہے ایک سو پانچ گز بلند تین سو برس میں بنا تھا ؟ کیا ہوا وہ دکہن کا شوالہ[۴] جس کی چھت میں مانک اور نیلا جڑا تھا ؟ غرض یہہ قصہ طول ہے - قلم نہیں چلتا - رونا چلا آتا ہے " - (دہرم ناسک صفحہ ۷۷ حصہ سوم ۱۸۹۶ء)

پہر ایک مورخ لکھتا ہے - " مسلمانوں نے مذہب پھیلانے کے بہانے سے کچھہ - کاٹ

---

[۱] شہاب الدین غوری نے غارت کیا - [۲] محمود نے بارود اور آگ سے جلا کر زمین کے برابر کر دیا [۳] شمس الدین التمش نے توڑا - [۴] ملک کافور نے لوٹا - اس کی بابت امیر خسرو تاریخ علائی میں لکھتا ہے " کہ گویا ان جہنمی ہندوؤں نے شداد کا بنایا بہشت پھر پا لیا تھا پوجاریوں کے سر کٹ کر اون کے پیر پہ ناچتے تھے - خون کی ندیاں بہتی تہیں - مہادیو کی مورتی جو مسلمانوں کے گھوڑوں کی لات سے بچ گئیں تہیں - بالکل توڑی گئیں - * * * * * *

مار - لوٹ - کھسوٹ - بہو بیٹے - جلا لئے - اور لونڈی غلام بنا لئے ہی پر کسر نہیں رکھی
بلکہ ہندوستانیوں کے چال چلن - رہن سہن ہی کچھ کے کچھ کر دئے - ایرین مورخ
لکھتا ہے کہ کبھی کسی ہندوستانی کو جھوٹ بولتے نہیں سنا اور اب ہمکو اس تحریر میں شرم
آتی ہے - برہمنوں کے سوارتھ نشٹ ہونے - آریوں کو ویدک سے بودہ بنایا - بودھوں
نے ایسا دھرم چلایا کہ کشتریوں کو بنیہ ویش کر دکھلایا - مسلمانوں کی بیرحمی -
زبردستی اور عیش پرستی نے دونوں کو دبایا - لڑکیوں کو مارنے لگے - عورتوں
کو پردے میں رکھنے لگے - مسلمانوں سے بچنے کو چوکا چولہا - اور چھوا چھوت کا بہت
ہی وچار کرنے لگے - خوشامد کے لئے جھوٹھ بولنا بھی سیکھنا پڑا - ان کا سب مذہب ہی اس
طرح کا ہو گیا - کہ اکثر بیکام رہنے لگے - اور یہہ بگڑنے کا پہلا زینہ ہے - (جنم سے) ذات
ماننے کا ڈر یا خوف نہ گھر میں ترقی ہونے دیتا ہے - نہ باہر سے ترقی کو آنے دیتا ہے
جو لوگ اپنی ماں کو اپنے باپ کی لاش کے ساتھ اپنے ہاتھ سے جیتا ہی جلا دیں - جو لوگ
اپنی کنیا کو اپنی ہاتھ سے مار ڈالیں - جو لوگ سیکڑوں استریوں سے شادی کریں
اور انہیں قیدیوں کی طرح گھر میں بند رکھیں - اور جو لوگ منش کا بل دیں
اور بھیڑ بکریوں کی آشا کریں - اور جو لوگ اپنے ہم جنس کو لڑائی ہی میں نہیں
بلکہ دوکانوں میں رکھہ کر بھیڑ بکری کی طرح بیچیں - ہم نہیں جانتے کہ انہیں کس
طرح شائستہ بتلا دیں - ہم تو انہیں شاید آدمی کہنے میں بھی ششدر ہیں لہ -
(صفحہ ۵۷ ستمرناسک حصہ سوم سنہ ۱۸۸۳ء)

لہ یہہ جتنی باتیں وید ورودھ ہیں پرمیشور کی کرپا سے بعض ہمارے کوشش کے خود ملکہ
معظمہ کوئین وکٹوریہ کے حکم سے بند ہو گئی ہیں - جس سے آریہ سماج کی ترقی روز
افزوں حالت میں ہے - اور ایک دن آریہ ورت درحقیقت فخر عالم ہو جائیگا -

محمدی بھائیوں کی خدمت میں التماس

خلق خدا کے ساتھ جو جو سلوک بانی اسلام اور اوسکے پیروؤں نے کئے۔ وہ ہم نے مشتے نمونہ خروار مستند تاریخوں کے حوالوں اور لائق مورخوں کی شہادتوں سے خدمت والا میں پیش کر دیئے ان تمام کے لکھنے سے ہمارا مدعا یہ ہے۔ کہ آپ لوگ خدا کو حاضر ناظر جانکر اور کتب تواریخ کو مطالعہ فرما کر اور اونمیں بیگناہ خلق اللہ کے حق میں اسلامی خونریزی کو پڑھکر دل میں سوچیں کہ جس دین نے لاکھوں کو لونڈی غلام بنایا۔ کروڑوں کے خانہ خراب کئے۔ بیشمار مخلوق کی بے حرمتیاں کیں۔ اور جتنے قتل کئے۔ اونکا شمار تو سوائے عالم الغیب پرمیشور کے صحیح کوئی نہیں بتلا سکتا۔ کیا! ایسا دین اوس مالک کل جگدیشور رب العالمین کیطرف سے ہو سکتا ہے۔ اور کیا اسقدر تباہیاں اور خانہ خرابیاں خدا کے خوشنود کرنے یا دین حق پھیلانے یا خدا کی مرضی کے مطابق واقعہ ہوئیں۔ ہرگز نہیں! ہرگز نہیں۔

پیارے رفیقو! ملکی محبو اور خصوصاً تعلیم یافتہ بھائیو درحقیقت سوچنے کا مقام ہے۔ کیونکہ سچے دہرم اور دین حق کو اس طرح کی باتوں اور ایسی تعلیموں سے بہت ہی نفرت ہے۔ سچی دیالو اور عادل پرمیشور کا دہرم وہ ہے جس میں سب کے ساتھ انصاف کا برتاؤ ہو۔ جبر اور قہر کا کوئی لگاؤ نہو۔ تعصب اور بیجا طرفداری سے کام کرنا عادل حقیقی پرماتما کے

لہ مورخ لکھتا ہے۔ "جہت غزا چون ببلدۂ دیبل کہ کنارہ دریائے عمان است و درین وقت بہ ٹھٹھہ شہرت دارد رسید نزول نمود در اندیشہ لوازم محاصرہ شد چہ در دیبل بتکدہ بود قلعہ مانند۔ از گچ و سنگ تراشیدہ در غایت استحکام و وسعت و چہل گز ارتفاع داشت ..... طلسم را شکستہ در اندک زمان مفتوح گردید۔ محمد قاسم چہار دیوار گنبد را با زمین یکساں کردہ براہمہ را تکلیف اسلام نمود۔ چون ابا نمودند پسران و دختران و زنان جوان خوردسال را اسیر و غلام گرفتند۔ مردمان براہمہ را از ہفدہ سالہ تا صد سالہ بقتل آوردند و زنان ایشان را مخیر ساختہ در رفتن اطراف و جوانب و در بودن دار و و بجہت خدمت مسلمانان و خمس آنرا ہفتاد و پنج کنیز۔ نزد حجاج فرستاد و باقی را برعاکر اسلام قسمت کردہ ایشان را خوش دل ساخت"۔ (مقالہ ہشتم فرشتہ صفحہ ٣١٢)۔

پھر لکھا ہے۔ "مہلب بن صفرہ کہ از امرائے کبار عرب بود از حوالی مرو بکابل و زابل آمد

اور جس مذہب میں ایسی باتوں سے پرہیز نہیں وہ درحقیقت بدنام ہے اور اوسکی ملنے والی کا بخیر انجام ہونا نہایت ہی ناممکن۔ یہہ بات ہر طرح آپ لوگوں پر ظاہر ہے۔ اور آریہ سماج ڈنکے کی چوٹ سے پکار کر کہہ رہا ہے

ع اٹھو سونے والو سحر ہو گئی ہے۔

مگر آپ لوگ ابھی تک اوس مقدس دہرم سے کیوں بے پرواہیں۔ کیوں محبت اور نیکی کی طریق میں رہبر منزل حق دایل الوید ۔ کے رفیق نہیں ہوتے اور ابھی تک غفلت کی نیند میں پڑے سوتے ہو براہ مہربانی سوچو اور غور فرما کر وید مقدس کی تعلیم پر دھیان دو۔ کیوں تمام غیر متعصب فاضل اور محقق عالم کے چاروں طرف سے تصدیق کر رہے ہیں۔ کہ وید توحید کا معلم۔ اخلاق و محبت کا ہادی۔ فلاسفی (سائینس) کا گورو ہے۔ تمام دنیا میں جو کچھہ سچائی کی گنج ہے اوسکا باعث وید ہے۔ جو کام علم کر سکتا ہے۔ وہ تلوار سے نہیں ہو سکتا۔ اور یہی بڑا بہاری سبب ہے کہ دین اسلام باوجود اسلام کہلانے کے بہی ناکامیاب رہا کیونکہ اوسکی ترقی کا سامان سلامتی نہیں تہا۔ بلکہ خون بہانا اور تلوار چلانا تہا۔

پیاری بہائیو۔ آؤ محبت سے ملکر۔ بغض اور کینہ کو دل سے دور کر ایک پرماتما کی بھگتی کریں۔ ایک ہی ویدک اُپاسنا سے من کو پوتر کریں۔ پرائشچت یعنے واپسی کا دروازہ کُھلا ہے جسکا جی چاہے اگر دن آنا ہو تو آؤ۔ صداقت سے میل کرو۔ اور ست دہرم کی بہائی میں ہماری سہایک بنو۔ کیونکہ خدا اوسکی مدد کرتا ہے۔ جو اپنی مدد خود کرتا ہے۔ اور جو اپنے اوپر دکھہ کو بلاتا ہے۔ وہ رحمت الہی سے دور بہاگتا ہے سچ ہے وہ کتاب جس کی یہہ ہدایت ہے۔ کہ اے محیط کل پرماتما سب کی دلوں کی جاننے والی آپ جسطرح بارش کی بوندوں سے کہیتوں کو ہرا بہرا کرتے ہو اور گوناگوں نعمتوں کی داتا ہو۔ آپ کی کس کس نعمت کا دھنواد دیں۔ پس آپ مہان شکتی مان سے ہماری یہی پرارتھنا ہے کہ جن کے دل میں ہم سے نفرت ہے اور ہماری دل میں جن سے دولیش ہے دونوں میں محبت اور پریم ہو دولیش کا ناش اور ست کا پرکاش ہو۔ اوم شانتی۔ شانتی شانتی۔

وبہندوستان در آمده با کفار غزا کرده دوازده ہزار جواری و غلمان اسیر ساخت و دران مدت بعضے از مر ہند جستہ جستہ بوحدانیت الہہ و نبوت رسالت پناه اقرار نموده مسلمان شدند،، (فرشتہ جلد اول صفحہ ،،)